REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS-PAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۳۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ: سالانہ ۲۶ روپیہ — ششماہی ۱۳ روپیہ — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپیہ — فی پرچہ ۶۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور — نائب: جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ ر تبوک (ستمبر): سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے فون پر فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کے دارالتبلیغ سے رابطہ قائم کرنے کے بعد مورخہ ۸/۹/۸۲ کو بذریعہ ٹیلیگرام قادیان میں جو اطلاع بھجوائی ہے اس کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع ارکانِ قافلہ بخیریت سپین پہنچ چکے ہیں الحمد للہ۔ جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۹/۸/۸۲ کو فرینکفورٹ سے سپین کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا نیز مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے والے تمام مخلصین جماعت کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور اس تقریب کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔

★ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ!

۲۳ر ذی القعدہ ۱۴۰۲ھ — ۱۶ ر تبوک ۱۳۶۱ ہش — ۱۶ ستمبر ۱۹۸۲ء

سرزمین سپین پر ۷۴۶ سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کے افتتاح کی خوشی میں

قادیان میں ۱۰ ستمبر کو یومِ تشکر منایا گیا

صدقہ، اجتماعی دعا اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے مختلف تفریحی پروگراموں کا اہتمام!

رپورٹ مرتبہ: جاوید اقبال اختر

قادیان ۱۰ ر تبوک (ستمبر)۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے افراد جماعت احمدیہ کی حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں کم و بیش ساڑھے سات سو سال بعد سرزمین سپین میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دوبارہ سامان فراہم کئے۔ اور آج سے دو سال قبل ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو سپین میں خدائے بزرگ و برتر کے جس پہلے گھر "مسجد بشارت" کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے رکھا گیا تھا، آج سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اس کا بابرکت افتتاح عمل میں آیا۔ خوشی کے اس مبارک موقعہ پر قادیان میں اجتماعی دعا اور دیگر پروگراموں سے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے سفر سپین پر روانہ ہونے سے قبل مقامی انتظامیہ کو بعض ہدایات صادر فرمائی تھیں۔ جن کی روشنی میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی زیرِ صدارت بعض مقامی سرکردہ احباب کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں اس مبارک موقعہ پر چراغاں کرنے اور مومنانہ خوشی کے اظہار کی غرض سے مختلف دیگر پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن ایک روز قبل وزیر اعلیٰ کشمیر جناب شیخ محمد عبد اللہ کی وفات کی افسوسناک خبر موصول ہوئی جس کے باعث چراغاں کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ اس تعلق میں تینوں انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد کے تار دو روز قبل ہی ارسال کر دیئے گئے تھے۔ جبکہ مورخہ ۱۰ ستمبر کو لوکل انجمن کے زیرِ اہتمام بعد نمازِ جمعہ چھ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

دُعائیہ تقریب

بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کی زیرِ صدارت ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں سب سے پہلے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ نے مسجد بشارت کے افتتاح کا پس منظر بیان کیا۔ اور بتایا کہ آج سے ساڑھے سات سو سال قبل سرزمین سپین پر اسلامی حکومت قائم تھی۔ اس وقت کا سپین اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ تھا۔ آٹھ سو سال بعد وہاں عیسائی حکومت قائم ہو گئی۔ جس نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بے شمار مسلمانوں کو سپین سے نکال دیا اور باقی ماندہ کو عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور اس طرح سپین سے اسلام کو بالکل ختم کر دیا گیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کو پھر یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اُن کے ذریعہ اسلام سپین میں داخل ہو چکا ہے۔ اور ایک لمبے زمانہ کے بعد سپین کے تاریخی قصبہ پیدرو آباد میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی پہلی اسلامی عبادتگاہ کا آج افتتاح عمل میں آ رہا ہے۔ سو اسی غرض سے آج ہم یہاں پر جمع ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ اپنے فضل سے سپین میں اسلام اور احمدیت کو استحکام بخشے اور اس مسجد کو اسلام کے روحانی پیغام کی اشاعت کا فعال مرکز بنائے۔ آمین۔ محترم مولانا صاحب کی اس مختصر سی تعارفی تقریر کے بعد محترم قائمقام امیر مقامی نے پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی جس میں تمام مرد و زن اور بچے شریک ہوئے۔

اجتماعی دعا کے معاً بعد لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام تمام احمدی گھرانوں میں صدر انجمن احمدیہ، انجمن احمدیہ تحریک جدید اور انجمن احمدیہ وقف جدید کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس خوشی میں مورخہ ۱۱/۹/۸۲ کو تمام مرکزی ادارہ جات بند رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی اس خوشی کے موقعہ پر کھیلوں کا پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو بعد نمازِ عصر والی بال کا میچ ہوا۔ اور اگلے روز صبح کبڈی اور شام کو فٹ بال اور رسہ کشی اور اطفال کے مقابلے ہوئے۔ کھیلوں کے اختتام پر کھلاڑیوں اور اطفال میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ نے مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو بعد نمازِ عشاء کلواجمیعًا کا ایک پروگرام رکھا جس میں بہت سی احمدی مستورات اور بچیاں شریک ہوئیں۔ بعدہٗ بچیوں نے نظمیں پڑھیں اور کچھ سوال و جواب بھی ہوئے۔ اگلے روز عصر کے بعد بچیوں کی کھیلوں کا پروگرام ہوا جس کے آخر پر بچیوں میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ جس کے ساتھ یوم تشکر کے موقعہ پر منعقد کی جانے والی تقاریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ہارڈ ویئر اسٹور صالح پور کٹک (اڑیسہ)

... پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ر تبوک ۱۳۶۱ ہش

سرزمینِ اندلس میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ایک نئے اور تابناک دور کا آغاز

۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کی حسین و دلنواز صبح اپنے جلو میں فرزندانِ احمدیت کے لئے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ایک نئے اور تابناک دَور کے آغاز کا مژدۂ جانفزا لے کر طلوع ہوئی اور ہمیشہ کے لئے اسے تاریخ کے صفحات میں رقم کر گئی۔

ہماری مراد سرزمین اندلس سے مسلمانوں کی مکمل جلاوطنی اور اسلام کی عظمتِ رفتہ کے ٹھیک ۴۷۶ سال بعد قرطبہ سے ۱۶ میل دُور قومی شاہراہ ۴ پر واقع قصبہ پیڈرو آباد میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی اس پہلی عظیم الشان اسلامی عبادت گاہ "مسجد بشارت" کی بابرکت افتتاحی تقریب سے ہے جس کا سنگِ بنیاد ہمارے جان و دل سے عزیز اور پیارے آقا سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بارگاہ ایزدی میں انتہائی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو نصب فرمایا تھا۔ تثلیث کے گہوارے میں بننے والے اس پہلے مرکزِ توحید کی تعمیر کے تمام مراحل بھی آپ ہی کی بابرکت راہنمائی میں پایۂ تکمیل کو پہنچے تھے۔ اور اس کے افتتاح کے لئے ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ بھی خود حضور پرنور نے ہی مقرر فرمائی تھی۔ مگر قبل اس کے کہ وہ خوش کن گھڑی قریب آتی جس کا ہر احمدی کو انتہائی بے چینی کے ساتھ انتظار تھا مشیت ایزدی کے ماتحت خدا تعالیٰ کی یہ برگزیدہ رُوح اپنے جلیل القدر عزائم اور مہتم بالشان رُوحانی منصوبوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرنے کے بعد اپنے محبوبِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون ۝

آج ہمارے دل جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کے بابرکت عہدِ خلافت کے اس عظیم الشان رُوحانی منصوبہ کی عظیم الشان تکمیل پر مسرت و شادمانی کے جذبات سے سرشار ہیں وہاں آپ کی اندوہناک جُدائی کا جانگسل احساس بھی ہمارے دِل کی گہرائیوں میں چھپا ہُوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانے والی اس مقدس آسمانی رُوح کو ہمیشہ اپنی ابدی رحمتوں سے نوازتا رہے۔ اور ہر آن اپنے قربِ خاص میں اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اے ہمارے حی و قیوم خدا! سرزمین اندلس میں تعمیر ہونے والا تیرا یہ مقدس گھر یقیناً تیرے اس برگزیدہ بندے کے دلی اضطراب اور سوز و گداز سے معمور اُن شبانہ روز دُعاؤں کا شیریں ثمر ہے۔ جو اُس نے ۱۹۷۰ء کے بابرکت سفرِ یورپ کے دَوران سپین کی سرزمین میں تیرے حضور کچھ اس انداز میں کی تھیں کہ — "اے اللہ! ارضِ سپین کو ایک بار پھر اپنی توحید اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک رسالت کا گہوارہ بنا دے۔ اس سرزمین کو ایک دفعہ پھر احد احد کی صداؤں سے معمور کر دے —" ان دُعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہوئے تُو نے ہی اپنے اس محبوب بندے کو یہ بشارت عطا فرمائی تھی "قد جعل اللّٰہ لکلّ شیٍٔ قدرًا" یعنی ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ تیری خواہش وقتِ مقررہ پر ضرور پوری ہوگی —!!

ہمارے دِل اس یقین و اعتماد سے پُر ہیں کہ ہمارے سچے وعدوں والے خُدا نے جہاں آج معجزانہ رنگ میں اپنے محبوب بندے کی ان عاجزانہ دُعاؤں کی قبولیت کے سامان فراہم کئے ہیں وہاں اس کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے طفیل یہ مسجد اپنے نام ہی کی طرح سرزمینِ اندلس میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے، ایک نئے اور تابناک دَور کی بشارت دینے والی ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز!

"طرزِ نو سے کس نے تزئینِ گلستاں کر دیا"

طرزِ نو سے کس نے تزئینِ گلستاں کر دیا — مومنوں کے واسطے فرحت کا ساماں کر دیا
ہے یہی تجدیدِ بیعت میں نہاں رازِ عمیق — پھر اساسِ دیں کی مضبوطی کا ساماں کر دیا
اس کے اندازِ چمن بندی پہ میری جاں نثار — گلشنِ دیں کی حفاظت کا بھی ساماں کر دیا
خشک شاخوں کو تراشا تاکہ بدزیبی ہو دُور — زینتِ بُستاں کا اُس نے خوب ساماں کر دیا
آبیاری کا کیا ایسا ہے احسن انتظام — باغ کی سرسبزی کا ہر ایک ساماں کر دیا

پہلے ہی شاداب تھا اب ہو گیا شاداب تر
چشمِ مومن کے لئے بہجت کا ساماں کر دیا

نصرتِ اسلام کی خاطر گیا سپین ملک — وحشتِ یورپ کو ہے اس نے گل بداماں کر دیا
مثلِ مہرِ ضوفشاں چمکا دیارِ غرب میں — ذرّہ سطحِ زمیں کو نجمِ تاباں کر دیا
جس جا قدم اس کا پڑا سبزہ ہوا ہے سرخرو — سنگ ریزوں کو برنگِ لعل تاباں کر دیا
جس خیاباں سے گزرتا ہے وہ جانِ بہار — بلبلوں کو نغمہ زن، ہر گل کو خنداں کر دیا
اُس کی خوشبو سے ہوئی ایوانِ یورپ عنبریں — انتشارِ نافۂ مشکِ غزالاں کر دیا
اس کے روئے پاک کے جلووں کی یہ تاثیر ہے — شامِ تیرہ و تار کو ہے صبحِ تاباں کر دیا
برکتِ نبوی سے وہ گل پیرہن شمعِ چمن — خشک صحراؤں کو رشکِ صد گلستاں کر دیا
اس میں شاہِ دوجہاں کا اجتماعِ جلوہ ہے — اختراعِ نور سے تسخیرِ اذہاں کر دیا
وہ مسیحی دم کہ جس کی سانس کی تاثیر نے — ہے خزاں میں بھی بپا فصلِ بہاراں کر دیا
ہر تنِ مُردہ میں اُس نے جانِ تازہ ڈال دی — بزمِ امکاں میں اسے جینے کا ساماں کر دیا
قالبِ مُردہ میں اس نے پھونک دی روحِ حیات — نیم جانوں کو دیا آبِ حیواں کر دیا
اس کے طرزِ گفتگو کی دلربایانہ ادا — گبر و ترسا کو اسیرِ زلفِ جاناں کر دیا
تیرگیٔ ارضِ یورپ ہو گئی کافور ہے — اُس نے نورِ مصطفیٰ کو یوں نمایاں کر دیا

شہپرِ جبریل کے سائے میں ہے محوِ سفر
بند فروغِ نور سے ہے چشمِ شیطاں کر دیا

تاکہ قائم ہو جہاں میں دورِ صلح و آشتی — دیوِ استبداد کو پابندِ زنداں کر دیا
وسوسہ اندازیوں کا سدِّ باب اس نے کیا — ہر ابالیسی کو اس نے پا بجولاں کر دیا
نے کے ہاتھوں میں چلا توحید کا گرزِ گراں — راہ میں بتخانے آئے ان کو ویراں کر دیا
لشکرِ دجال کو اس رنگ سے پسپا کیا — اوجِ دیں کے واسطے ہے صاف میداں کر دیا
"بابِ لُد" مقتل بنے گا بالیقیں، دجال کا — اس کے استیصال کا ایسا ہے ساماں کر دیا
عکس ہے قرآنِ ناطق کا وہی مردِ خدا — ماہِ شعباں کو برنگِ ماہِ رمضاں کر دیا
ماہِ رمضاں میں دیا تھا درسِ قرآنِ عظیم — مدعیانِ علم کو ششدر و حیراں کر دیا
بادۂ حُبِّ نبی کے دے کے پیالے پے بہ پے — سب کو زیرِ خنجرِ خونخوار رقصاں کر دیا
پیکرِ مہر و وفا نے خنجرِ تسلیم سے — ذبح ہو کر اپنا سب حق پہ قرباں کر دیا
جان و مال و آبرو سب کر دیا رب پر نثار — پائے مصطفوی پہ اپنے سر کو قرباں کر دیا

کہکشاں مریخ و ماہ و زحل اس کے ہم عناں
اپنے عزمِ آہنی کو یوں نمایاں کر دیا

ابتدا سے سنتے آئے ہیں پہلے یہ بات، ہم — اہلِ حق نے گبر و ترسا کو مسلماں کر دیا
آہ اب گنگا ہے کیسی اُلٹی یہ بہنے لگی — کلمہ گو نے کلمہ گو کو نامسلماں کر دیا
جا پہنچتے ہیں کفر و حق وہ اپنے ہی معیار سے — اور کلام اللہ کو زیبِ طاقِ نسیاں کر دیا
اہلِ دل کا دل دکھانا موجبِ قہرِ خدا — ہنستی بستی بستیوں کو حق نے ویراں کر دیا

عاجزِ ناکارہ کو اپنی نگاہِ لطف سے
اِک نئے انداز کا اس نے غزلخواں کر دیا

سید ادیب احمد عاجز دہلوی

اے ہمارے قادر خُدا! تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

خورشید احمد انور

خطبہ جمعہ

ہم خدا کی خاطر جو بھی مال پیش کرتے ہیں وہ خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہونا چاہیے

خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے خوف نہ کھاؤ یہی تمہاری آمد میں اضافے کا ذریعہ ہے

بکثرت دعاؤں کے ذریعے مسجد بشارت سپین کی تقریب افتتاح میں شامل رہیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۳ وفا ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۂ محمدؐ کی یہ آخری آیت پڑھی :-

هَآاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

اور پھر فرمایا :-

"یہ آیتِ قرآنی جو مَیں نے سورۂ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے اخذ کی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ لیکن مومنوں سے مُراد مومنوں میں سے اوّل اور سابقون مُراد نہیں۔ یہاں مومنوں کا وہ طبقہ مُراد ہے جو آخر پر پیچھے رہنے والے ہیں۔ اور ابھی پوری طرح ایمان اُن کے دِلوں میں داخل نہیں ہوُا۔

اللہ تعالیٰ کے رسُول کو یہ ارشاد ہوتا ہے کہ ان سے یہ کہدو یا اعلان کر دو کہ هَآاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ خبردار! تم وہ لوگ ہو جن کو اس طرف بُلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ تم میں سے ایسے بھی ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو کوئی بُخل سے کام لے اللہ تعالیٰ اُس کے بارہ میں بھی بُخل سے کام لینے لگتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ یہ باطل خیال دِل سے نکال ڈالو کہ اللہ تمہارے چندوں کا محتاج ہے۔ اللہ غنی ہے۔ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ تم فقیر ہو جو ہر بات میں اُس کے محتاج ہو اور ان وہموں میں مبتلا ہو جاتے ہو کہ گویا نظامِ سلسلہ کو ہم چندے دے دے کے چلا رہے ہیں۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ۔ اللہ کے کام بہرحال جاری رہیں گے۔ تم اگر پھر گئے تو خدا تمہارے بدلے ایک دُوسری قوم کو لے آئے گا۔ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ پھر وُہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

اس آیت کا انتخاب مَیں نے اس وجہ سے کیا ہے کہ اس سے پہلے مَیں نے مومنین کے صفِ اوّل کے طبقہ کا ذکر ایک گذشتہ خُطبہ میں کیا تھا۔ جن کے خلوص اور تقویٰ اور بے مثال قُربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ہوتے رہے، ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ لیکن

خلیفۂ وقت کا کام

اپنے آقا کی کامل متابعت ہے۔ اور خلیفہ کا آقا نبی ہوتا ہے اور نبیوں میں بھی نبیوں کے امام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی میرے مطاع ہیں اور آپؐ ہی کی پیروی پر مَیں پابند کیا گیا ہُوں۔ اور غلامانہ طور پر مسخر کیا گیا ہُوں۔ اور تمام انبیاء کی زندگی کا اور اُن کے کاموں کا خلاصہ اللہ تعالیٰ نے دو لفظوں میں نکالا ہے بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وہ بشیر بھی ہوتے ہیں اور نذیر بھی ہوتے ہیں۔ زندگی کا صرف ایک پہلو نہیں لیتے۔ دُوسرا پہلو بھی اختیار کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ قوموں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے دو قسم کے محرکات کارفرما ہُوا کرتے ہیں۔ ایک طمع کا اور ایک خوف کا۔ پس وہ بشارتیں دے دے کر بھی لوگوں کو آگے بڑھاتے ہیں اور ڈرا ڈرا کر بھی لوگوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اور زندگی کے یہی دو محرکات ساری کائنات پر پھیلے پڑے ہیں۔ جہاں بھی زندگی کا وجود ملتا ہے انہی دو محرکات پر وہ توجہ دیتے ہیں۔ یہ مرکزی طاقت ہے جس سے قومیں انرجی یعنی قوّت حاصل کرکے آگے بڑھتی ہیں۔

پس پہلا خطبہ بشیر کے غلام کی حیثیت سے تھا اور یہ خطبہ نذیر کے غُلام کی حیثیت سے دے رہا ہوں۔ ضروری ہے کہ جماعت کو اُن خطرات سے بھی آگاہ کیا جائے جو مالی نظام میں شامل ہونے کے نتیجہ میں جماعت کے ایک طبقہ کو درپیش ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت کا سارے کا سارا مالی نظام تقویٰ پر مبنی ہے اور جب مَیں یہ کہتا ہُوں کہ مَیں آج ایک خاص معاملہ کے متعلق توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خبردار کرنا چاہتا ہُوں تو میری مراد صرف یہ ہے کہ ہم خدا کی خاطر جو بھی مال پیش کرتے ہیں وہ

خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہو۔

اور اس کے سوا کوئی مال اس پاک مال میں شامل نہ ہو۔ اور وہ مخلصین جماعت جو انتہائی اعلیٰ معیار کی قربانی کرکے ایک طیب مال ھدیۃً اپنے ربّ کے حضور پیش کرتے ہیں وہ گندے مال کے ساتھ مل کر ملوث نہ ہو جائے۔ یہ فیصلہ اللہ ہی بہتر کر سکتا ہے کہ کون سا مال پاک ہے اور کون سا نہیں ہے۔ وہی دلوں پر نظر رکھتا ہے۔

یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی (طٰہٰ آیت: ۸)

وہ تمہارے رازوں کو بھی جانتا ہے ایسے رازوں کو جن سے تم بھی واقف ہو اور چھپائے پھرتے ہو۔ وَاَخْفٰی اور ایسے رازوں سے بھی باخبر ہے جن کو تم بھی نہیں جانتے۔ تمہارے ضمیر میں ڈوبے ہُوئے، آنکھوں سے اس حد تک اوجھل ہو چکے ہیں، وہ راز کہ تم بھُول چکے ہو۔ مگر اللہ کو یاد ہیں۔

پس درحقیقت یہ فیصلہ خدا کرے گا نظامِ سلسلہ نہیں کرے گا۔ کہ کون سا مال پاک ہے اور اُن شرائط کو پُورا کر رہا ہے جن شرائط کے ساتھ چندے اپنے ربّ کے حضور پیش ہونے چاہئیں اور کون سا مال نفس کی ملونی کے نتیجہ میں گندا ہو چکا ہے۔

مَیں تو اصولاً آپ کے سامنے بعض خطرات رکھتا ہوُں اور آپ خود اپنے نگران ہوں گے اور اپنے ربّ سے دُعائیں کریں گے کہ اے اللہ! تو ہمیں بہترین نگرانی کی توفیق عطا فرما اور ہمارے مخفی شر سے ہمیں محفوظ رکھ

اور وہ ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑا بھی جو اموال کو لگتا ہے اور تیرے حضور پہنچنے سے ان کو قاصر کر دیتا ہے اُن کیڑوں سے بھی نہیں بچا۔ کیونکہ جب تک

اللہ کی مدد اور نصرت

شامل نہ ہو خدا کے حضور دیئے جانے والے اموال پاک نہیں ہو سکتے۔

حضرت مسیح نے یعنی مسیح اوّلؑ نے ایک:

بہت ہی پیارا فقرہ

کہا۔ وہ کہتے ہیں اور یہ اُن کی نصیحت تھی اپنے ماننے والوں کو:۔

" اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو۔ جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں "

(متی باب ۶ آیت ۱۹ - ۲۰)

یہ بہت پیاری نصیحت ہے۔ لیکن کامل نہیں کیونکہ کامل دین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور ایک قدم آگے بڑھ کر اس نصیحت میں جو کمزوریاں رہ گئی تھیں ان کی طرف بھی قرآن کریم نے توجہ دلائی۔ خُدا کے حضور صرف مال پیش کرنے کے لئے جو تفصیلی شرائط درکار ہیں قرآن اُن سے آگاہ فرماتا ہے اور کہتا ہے مال بھیج کر اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ابھی یہ کیڑوں اور چوروں اور ڈاکوؤں اور زنگ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اور خدا کے حضور پہنچ گیا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

(آل عمران آیت: ۹۳)

جب تک تم ایسا مال پیش نہیں کروگے جس سے تم محبت رکھتے ہو اور اُس محبت کے باوجود خدا کے حضور پیش نہیں کروگے اُس وقت تک خُدا کو کچھ نہیں پہنچے گا۔

یَنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ (الحج آیت ۳۸)

اگر تقویٰ سے خالی مال ہوگا تو وہ بھی نہیں پہنچے گا۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰی ۵ (البقرہ آیت ۲۶۵)

احسان جتا کر اور تکلیفیں دے کر بھی اپنے مال کو ضائع نہ کرنا۔

غرض بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جو اموال کے ساتھ لگ جاتی ہیں اور گھُن کی طرح اُن کو کھا جاتی ہیں۔ ان سب کی طرف قرآن نے توجہ دلائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مُرید کہلاتے ہیں، یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خُدا نے بتلایا ہے کہ میرا اُنہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مُرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خُدا تعالےٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے نظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ اُس میں لاف وگزاف نہ ہو"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۴۹-۵۰)

یعنی اگر انسان کے چندوں میں

جھُوٹ کی ملونی شامل ہوجائے

تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کے ارشاد کے مطابق ایسے لوگ ان لوگوں میں شمار نہیں ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو خبر دی کہ میرا اُن سے پیوند ہے۔ پس اپنا پیوند امامِ وقت کے ساتھ مضبوط کرنے کے لئے اپنے اموال کو اس نظر سے دیکھو کہ وہ کس حد تک پاکیزہ ہیں اور کس حد تک اُن میں نفس کی ملونی یا جھُوٹ کی ملونی شامل ہو چکی ہے۔

اس ضمن میں سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے

خلیفۂ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو

اُس وقت تک اس شرح میں بد دیانتی سے کام نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے جس نے خود دیا ہو اُس سے دھوکا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیسی احمقانہ کوشش ہے۔ وہی نقشہ ذہن میں آجاتا ہے:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ (البقرہ آیت: ۱۰)

خُدا کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیسے دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر وضاحت فرما دی کہ براہِ راست تو خدا کو دھوکا کوئی نہیں دے سکتا۔ خدا پر ایمان لانے والے جو خدا کے نام پر ان کے ساتھ معاملہ کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جو در اصل خدا کو دھوکا دینے کے مترادف ہوتا ہے لیکن ان کی کوشش کا خلاصہ یہ ہے: وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ اپنے نفس کے سوا وہ کسی اور کو دھوکا نہیں دے رہے۔ یہ ہے نفاق کا وہ مضمون جو ساری دُنیا کے ہر عمل میں پھیلا پڑا ہے وہ تمام مذاہب جو خدا کی طرف منسُوب ہونے والے مذاہب ہیں۔ اُن کی ساری تاریخ کا یہ خلاصہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد اُن میں ایسی شامل ہو جاتی ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جھُوٹ بولا جا سکتا ہے۔ نہیں بولا جا سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ رازق وہ ہے جو آپ کے محکمہ میں کام کر رہا ہو اور اُسے آپ نے کُل تنخواہ دی ہو ایک ہزار روپیہ اور دوسرے دن آکر وہ آپ سے کہے کہ آپ نے کہا تھا کہ دس فیصدی مجھے واپس کر دینا تو آپ نے جو پچاس روپے مجھے دیئے تھے میں پانچ روپے واپس کر رہا ہوں۔ آپ مان جائیں گے اس کی بات؟ اس سے بڑا احمق اور کون ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کا کارندہ اس کے پاس جا رہا ہے اور وہ اس دھوکے میں مبتلا ہے کہ اس کارندے کو پتہ نہیں کہ مجھے کتنی رقم دی گئی تھی تو پھر ایسا شخص زیادہ جرأت کے ساتھ دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان کی بڑی بیوقوفی ہے۔ کارندے تو ٹھہرے ہیں

اُن کی تو ذاتی کوئی بھی حیثیت نہیں

جب ان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو تو میں دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ میری نظر پڑ رہی ہوتی ہے تمہارے دِلوں پر۔ تمہاری زبان پر۔ تمہاری تحریر پر اور تم جو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو میں تمہارے دھوکے میں کبھی نہیں آسکتا۔ اور کبھی نہیں آؤں گا۔ اور یہ مومن بھی تمہارے دھوکے میں نہیں آتے۔ اخلاق کے لحاظ سے ادب کے تقاضوں کے پیشِ نظر اور یہ سوچتے ہوئے کہ ان کی دِل شکنی نہ ہو کہ ہم ان پر اعتماد نہیں کرتے خواہ نہیں یہ کہتے رہیں کہ بہت اچھا ہم اسے منظور کرتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی صاحب فراست بندے ہیں۔ نہ تو تم مجھے دھوکا دے سکتے ہو نہ ان بندوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ تمہارا رہن سہن، تمہارا معاشرہ، تمہاری زندگی کی اقدار ساری کی ساری یہ بتا رہی ہیں کہ تمہارے اموال کتنے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک ٹیکس کا نظام نہیں اس لئے اخلاقاً بھی، تہذیباً بھی اور نظام سلسلہ کی پیروی میں بھی جملہ کارکنان سلسلہ جو منہ سے کوئی کہتا ہے وہ اسے قبول کر لیتے ہیں، یہ جانتے ہوئے بھی قبول کر لیتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا اپنے قول میں سچا نہیں ہے۔ لیکن واقعات جو گزر جاتے ہیں وہ ایسے تمام دھوکے دینے والوں کے لئے انتہائی خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کی ساری عُمر کی قربانیاں رائیگاں جاتی ہیں۔ اُن کے اموال سے برکت چھین لی جاتی ہے۔ وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اُن کو چٹیاں پڑتی ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ جو جانتا ہے اُس کے عطا کے رستے بھی بہت ہیں اور واپس لینے کے رستے بھی بہت ہیں۔ رزق سے جو برکتیں ملا کرتی ہیں چین اور سکون اور آرام جان کی برکتیں، وہ برکتیں بھی اُن سے چھین لی جاتی ہیں۔ بسا اوقات اپنے خاندانوں کے بچے اُن کی آنکھوں کے سامنے ضائع ہو رہے ہوتے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے

ایک دفعہ ایک جماعت کے امیر نے مجھے بتایا کہ نوجوانی میں میرا یہ حال تھا کہ اگرچہ دھوکا تو نہیں دیتا تھا چندہ میں مگر سب سے آخر پر چندہ ادا کیا کرتا تھا۔ اور پہلے اپنی ضرورتوں کو ترجیح دیتا تھا۔ اور یہ سمجھ کر کہ بہت اچھا خدا کا قرضہ مجھ پر

چڑھا ہے۔ کسی دن اُتار دوں گا۔ میں اپنے نفس کو مطمئن کرلیتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ گواہ ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں کہ وہ سارا دَور مجھ پر اتنی پریشانیوں کا گزرا ہے کہ ایک مصیبت سے نکل کر دُوسری مصیبت میں مبتلا ہوجاتا تھا خدا کا مقروض ہی نہیں رہا بندوں کا مقروض بھی بن گیا۔ میں اپنی جن ذاتی ضروریات کو ترجیح دیتا تھا وہ ضروریات پوری ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ جس طرح جہنم کہے گی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿ق آیت: ۳۱﴾ اس طرح میری ضروریات هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا تقاضا کرتی چلی جاتی تھیں، کرتی چلی جاتی تھیں۔ آخر ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ اے خدا! تیرا حق پہلے دوں گا چاہے کچھ گزر جائے میری جان پر۔ چاہے میرے بچے فاقے کریں، میں بہرحال تیرا حق پہلے ادا کروں گا۔ تو

مجھ سے رحم کا معاملہ کر

وہ کہتے ہیں وہ دن اور آج کا دن میں نے تنگی کا نام کبھی نہیں دیکھا۔ ہر بات میں برکت پڑ گئی۔ ہر نقصان ختم ہوگیا۔

پس اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپؑ کے صحابہ میں سے جنہوں نے تھوڑے تھوڑے مال بھی آپؑ کے حضور پیش کئے۔ بعض نے بڑی بڑی قربانیاں بھی کیں، لیکن ان سب کے خاندان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دُنیوی لحاظ سے بھی ایسے وارث بنے کہ وہ پہچانے نہیں جاتے۔ اور حیرت انگیز طور پر ان کے اموال میں برکت دی گئی۔ مگر جیسا کہ میں نے کل عید الفطر کے خطبہ میں کہا تھا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ کا مضمون یہاں بھی حاوی ہے۔ وہ ایک عُسر سے نکالے گئے اور ایک یُسر میں داخل کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے باعث

اور اس کے رحم اور کرم کے نتیجہ میں اور وہ غلطی سے یہ سمجھنے لگے کہ یہ ہماری ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اور یہ یُسر ہمارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہم اس خاطر پیدا کئے گئے ہیں کہ آسائش کی زندگی گزاریں۔ اور وہ یہ بھول گئے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کا ایک اَور دَور بھی چلتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایک اَور طریق پر بعض دفعہ ایسے لوگوں سے انتقام لیتا ہے۔ بعض دفعہ دوبارہ دُنیا کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ دوبارہ مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ اُن کے اموال غائب ہوتے جاتے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے ہاتھوں سے دولتیں نکل جاتی ہیں اور پھر وہ خاندان دوبارہ فلاکت نصیب ہوجاتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ سخت سزا ایک اَور طرح سے ملتی ہے۔ اور وہ

خدا کا یہ قانون ہے

کہ اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ اور پھر روشنیوں سے اندھیرے کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ اور جب خدا زیادہ سخت سزا دینا چاہے تو ایسے خاندانوں کو بظاہر مالی لحاظ سے اور دُنیوی لحاظ سے تو روشنی ہی میں رہنے دیتا ہے۔ مگر نور ان سے چھین لیتا ہے جو اُن کے ماں باپ کے اخلاص کا نور تھا۔ جس کے ذریعہ سے یہ دُنیا ان کو ملی تھی اور وہ رُوحانی لحاظ سے روشنیوں سے نکل کر اندھیروں میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ بہت ہی بُرا سَودا ہے کہ دین بیچ کر دُنیا حاصل کرلی۔ اور دُنیا کے ذریعہ دین کو حاصل نہ کرسکے۔ بلکہ جو دین اُن کے باپ دادا، ان کے آباء و اجداد نے کمایا تھا، وہ دین بھی اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھے۔ اس سے بڑا اور اس سے زیادہ گھاٹے والا اور درد ناک سَودا اَور کوئی نہیں ہوسکتا۔

پس آج میرے مخاطب ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوئی تعیین کرنا نہ مجھے

حق ہے نہ آپ کو حق ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا معاملہ اپنے خدا کے ساتھ

میرا فرض ہے

کہ میں متنبہ کروں کیونکہ میں اُس آقاؐ اُس سب سیدوں کے آقاؐ کے کی خلافت کے منصب پر بیٹھا ہوا ہوں اور اس کے سوا میں کچھ کہہ ہی سکتا جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے رہے اور جو آپ کی پیروی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم دی۔ اس لئے مجبور ہوں یہ باتیں کہنے پر بھی۔ میں نے بشارت کے پہلو بھی آپ کو دکھائے اور آپ کے دل خوش ہوئے اور حمد سے بھر گئے۔ اور اب یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ نبی کا کام نذیر بننا بھی ہے۔ خطرناک راستوں سے خطرناک مواقع سے آپ کو بچانے کے لئے متنبہ کرنا بھی ہے۔ اور انبیاء کے سچے متبعین وہی ہوتے ہیں جو آقا کے ارادوں کے مطابق ڈھلتے اور وہی شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بشیر اور نذیر ہونے کی حیثیت سے آپؐ کے غلاموں کی بھی ایک تصویر کھینچی۔ وہاں بھی بالکل یہی مضمون نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ﴿السجدۃ آیت: ۱۷﴾

کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انذار اور تبشیر کا حق خوب خوب ادا کیا۔ ایسا کہ اپنے سارے متبعین کو انذار اور تبشیر کے سانچوں میں ڈھال دیا۔

خُدا کی محبت اور طمع میں

یعنی بشارتوں کے نتیجہ میں راتوں کو اُٹھ کر اس کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اس کے زیادہ سے زیادہ فضلوں کے وارث بن سکیں۔ اور اس خوف سے بھی اُٹھتے ہیں کہ مبادا ہم اپنی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں ان نعمتوں سے محروم رہ جائیں جو نعمتیں حضرت محمد مصطفےٰؐ کے ذریعہ ہمیں عطا کی جارہی ہیں۔ کہا کرتے ہیں وہ راتوں کو اُٹھ کر يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وہ خُدا کو خوف سے بھی یاد کرتے ہیں اور طمع کے ساتھ بھی یاد کرتے ہیں۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور ان کے انفاق فی سبیل اللہ کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ (ہم دیتے چلے جاتے ہیں اور یہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں)۔ یہ ہے وہ کوثر جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہائی۔ اور اس کوثر کی زندگی کی ضمانت کے طور پر ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم ہیں جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے اس کوثر سے جام بھر بھر کے ساری دُنیا کو پلانے کا کام کیا ہے۔ اس کوثر کو اپنی قربانیوں سے بھر دیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کوثر ایسا ہے سب سے پاک رسولؐ کی قربانیوں کا ایک تالاب ہے۔ اس میں گندا قطرہ نہیں جانے گا۔ نفس کی ملونی کا ایک ذرہ بھی اس میں داخل نہ کیا جائے گا۔ ورنہ آپ قربانی کرنے والوں کے گروہ میں نہیں لکھے جائیں گے۔ بلکہ قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کو گندا کرنے والوں کے گروہ میں لکھے جائیں گے۔ اس خوف کے ساتھ

اپنے نفوس کا محاسبہ

کرتے رہیں۔ اور دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مالی نظام کو ہر پہلو سے پاک اور صاف رکھے اور ہمارے نفس کی ملونیوں سے اس کو بچائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اس معاملہ میں تقوٰے شعاری اختیار کرے اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائے۔ شرک نہ کرے اور اس بات پر قائم ہوجائے کہ خُدا کی راہ میں میں جو بھی دُوں گا سچائی کے ساتھ دُوں گا تو آج شرح بڑھائے بغیر بھی ہمارا چندہ دُوگنا ہوسکتا ہے۔ کیونکہ السابقون الاوّلون کی جو جماعت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ جماعت من حیث الجماعت ساری جماعت کا خلاصہ ہوتی ہے اور عددی لحاظ سے یہ کم ہوتی ہے اس سے میں یہ اندازہ کرتا ہوں کہ ایک بڑی اکثریت ایسی ہوگی جو ابھی تک مالی اُمور میں

تقوٰی کے اعلےٰ معیار پر

پوری نہیں اُتری۔ اگر وہ اکثریت بھی تقویٰ کے معیار پر پوری اُتر جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یقیناً ہمارے چندوں میں غیر معمولی برکت ملے گی۔

اب جب مَیں آپ کو اس مضمون کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو میرے دل میں ایک خوف بھی ہے۔ وہ خوف اچھا ہے پیارا خوف ہے۔ لیکن ہے خوف اور وہ خوف یہ ہے کہ السابقون الاوّلون ہر تحریک کے وقت خود ہی آگے آجاتے ہیں۔ وہ مخاطب نہ بھی ہوں، اُن کے کانوں میں جب آواز پڑتی ہے تو وہ اپنے جائز چندوں سے زیادہ آگے بڑھا کر دینے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا ساری جماعت نے ایک قدم اور آگے بڑھا لیا اس لئے مَیں آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ سارے مخلصین جماعت جو تقویٰ شعاری کے ساتھ شرح کے مطابق چندہ دے رہے ہیں وہ میرے مخاطب نہیں ہیں۔ وہ اسی طرح چندے دیں۔ مَیں جانتا ہوں اُن کی تو کیفیت یہ ہے کہ اگر ان کو یہ کہا جائے کہ اپنا سب مال پیش کر دو تو وہ اپنا سب مال پیش کر دیں گے۔ نہیں رُکیں گے۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے ان کے بیوی بچے ہلاک ہو رہے ہوں، بھوک سے تڑپ رہے ہوں وہ تب بھی نہیں رُکیں گے۔ مخلصین کی یہ ایک کثیر جماعت ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوئی ہے۔

ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک صحابی کے متعلق حضور نے تعریفی کلمات فرمائے (مجھے اس وقت اُن کا نام یاد نہیں رہا) منشی صاحب تھے کوئی سیالکوٹ کے۔ ان کے متعلق حضور نے فرمایا کہ دیکھو! حضرت ابوبکرؓ کی طرح اس شخص نے بھی اپنا سب کچھ میرے حضور پیش کر دیا۔ اور اپنے لئے کچھ نہیں رکھا۔ جب اُن کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو تیزی کے ساتھ گھر گئے اور گھر کی جو چارپائیاں تھیں وہ بھی بیچ دیں کہ میرے آقا نے مجھ سے یہ حسنِ ظن رکھا اور میری چارپائیاں پڑی ہوئی ہیں۔ بچے ابھی تک ان چارپائیوں پر سو رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے

اِس جذبے والے غلام آج بھی موجود ہیں

اور دینِ اسلام کی خاطر جماعت کو جب بھی ضرورت پڑے گی، وہ سب کچھ پیش کر دیں گے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ خدا کے کام نہ رُکے ہیں اور نہ رُکیں گے اور ان مخلصین کی تعداد انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی چلی جائے گی۔ مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ اب بھی وہی نہ آگے آجائیں۔ اس لئے وہ میرے مخاطب نہیں ہیں۔ بار بار مجھے یہ سمجھانا پڑ رہا ہے۔

جماعت کا ایک طبقہ جو میرے ذہن میں ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا وہ تو اُن بزرگوں کی اولادیں ہیں جن کی نیکیوں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اُن کے اموال میں بہت وسعت دی۔ اور ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو پاکستان میں بہت ہی مشکل سے زندگی بسر کر رہا تھا یا نسبتاً آسانی کی زندگی بھی بسر کر رہا تھا اُسے باہر جانے کی توفیق ملی اور وہ ایسے ممالک میں چلے گئے جہاں روپے کی ریل پیل ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اُن کو اتنا دیا اتنا دیا کہ کوئی نسبت ہی نہیں رہی اُس مال سے جو وہ یہاں کمایا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ زیادہ عطا بھی ایک کنجوسی کا موجب بن جاتی ہے۔ روپیہ زیادہ ہو جائے تو انسان یہ نہیں سوچتا کہ مَیں شرح کے مطابق دُوں گا تو تب بھی غریب کے برابر نہیں پہنچوں گا۔ کوئی یہ سوچتا ہے کہ یہ تو ایک لاکھ بن جائے گا۔ یہ تو دس لاکھ بن جائے گا جس کو خدا سال میں ایک کروڑ عطا فرما رہا ہے اُس کے لئے اندازہ کریں کہ دس لاکھ کا جو تصوّر ہے وہ اُس کے لئے کتنا بھیانک ہے کہ مَیں اکیلا دس لاکھ روپے سالانہ دوں، یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے چلو دس ہزار بھی دُوں تو بڑی چیز ہے۔ آخر جماعت کے کام نکل رہے ہیں۔ میرے دس ہزار سے بھی جماعت کو فائدہ ہی پہنچے گا نا! تو جس طرح صدقہ دیا جاتا ہے، خیرات دی جاتی ہے اسی طرح وہ اللہ کو وہ چندہ واپس کر رہے ہوتے ہیں۔ کتنی خطرناک بات ہے۔ کتنے دُکھ کا مقام ہے۔ اُن کو تو چاہیئے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں سے قربانی کے معیار کو زیادہ بلند کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ غریب جو تین سو روپے کما رہا ہے اور موصی ہے اور وہ تیس روپے سلسلہ کی خدمت میں اللہ کے نام پر پیش کر دیتا ہے اُس کے دو سو ستر بھی اس کے لئے نہیں رہتے

ایسی قربانی پیش کرنے والا دُوسرے

چندوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش ہوتا ہے۔ وہ پھر جاتا ہے تحریکِ جدید کا حساب دیکھتا ہے۔ کہتا ہے اس میں بھی مَیں آگے بڑھ جاؤں اس میں بھی میرا نام ان میں لکھا جائے جن کا نام السابقون الاوّلون کی دعائیہ فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ پھر وہاں بھی ادا کرتا ہے۔ پھر وہ وقفِ جدید کا حساب بھی دیکھتا ہے۔ پھر وہ صدقات کی مدین بھی دیکھتا ہے کہ وہاں بھی مجھے موقع مل جائے۔ بہت تھوڑا اس کے پاس بچتا ہے۔ اتنا تھوڑا کہ جو زندگی کی قوت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا۔ کہاں اُس غریب کی قربانی اور کہاں اُس امیر کی قربانی جو ایک کروڑ میں سے دس لاکھ دے رہا ہے۔ اُس کے پاس اپنی ضرورت میں سے بہت زیادہ رقم یعنی نوّے لاکھ روپے بچی ہوئی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ روپیہ خود اپنی ذات میں حرص کا موجب بن جاتا ہے۔ بہت کم ہیں جو اِس بُخل سے بچائے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کی راہ میں صاف اور سیدھا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس معاملہ میں انسان اپنے نفس پر رحم نہ کرے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن کریم نے یہ اعلان فرمایا:-

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (الاحزاب)

کہ وہ جو رحمت للعالمین ہے غیروں کے لئے اپنے نفس کے لئے اس سے بڑھ کر ظالم ہے ہی کوئی نہیں۔ وہ اپنے نفس پر حد سے زیادہ ظلم کرتا ہے۔

پس یہ ہے نقشہ مومن کی زندگی کا کہ غیروں کے لئے رحم اور اپنے نفس پر ظلم اور ایسا ظلم کہ وہ کبھی بھی نفس کو باغی نہ ہونے دے۔ پس ایسے لوگوں سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ وہ بھی اپنی فکر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پھر اُن برکتوں کو چھین لیا کرتا ہے۔ وہ اس معاملہ میں انصاف کا سلوک کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ وہ دُکھوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے اور ان کے لئے بہت ہی خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ان خطرات سے محفوظ رکھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔" (تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۵۵)

پھر فرماتے ہیں:-

"اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا (یہ دیکھیں کیسی زبردست ضمانت دی جا رہی ہے مال خرچ کرنے والے کو) مَیں اُمید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکّل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسے کے برابر نہیں ہوتا۔" (تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۵۴)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے۔" (الحکم ۱۰ر جولائی ۱۹۰۳ء)

پھر فرماتے ہیں اور کیا خوب فرمایا ہے کہ

رُوح وجد کرتی ہے اِس کلام پر

جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہے۔ دراصل سچائی کے چشمے سے جو کلام نکلتا ہے اُس کی قوت ہی اَور ہُوا کرتی ہے۔ اسی کا نام توشتہ قدسیہ ہے۔ عمل کی سچائی۔ قول کی سچائی غرضیکہ سارا وجود ہی سچا ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی کا نام حق ہے۔ اسی کا نام حق میں غائب ہو جاتا ہے انسان کا۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو مَیں اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ میری زبان میں کہاں وہ برکت جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس عاشق غلام کے کلام میں برکت ہے۔ اسی کی زبان میں مَیں آپ سے کہتا ہوں:

(آگے صد۱۱ پر)

رپورٹ ... قسط دوم ۲۸ جولائی تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخ ساز سفر کا مبارک آغاز

○ کراچی ایئرپورٹ و گیسٹ ہاؤس میں والہانہ استقبال ● اہم دینی و جماعتی مصروفیات

۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء بروز بدھ

کراچی میں ورود و استقبال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ و دیگر احباب سوا گیارہ بجے قبل دوپہر لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر پونے ایک بجے کراچی کے ائیرپورٹ پر ورود فرما ہوئے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی تو حضور کے استقبال کے لئے پہلے ہی لاہور پہنچے ہوئے تھے اور مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ ہی اسی جہاز میں کراچی پہنچے تھے محترم امیر صاحب کی زیر ہدایت مکرم ناصر جاوید خان صاحب اور مکرم زرتشت منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی حضور کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے جہاز کی سیڑھیوں تک پہنچے ہوئے تھے اور حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے جونہی حضور جہاز سے اترے دونوں نے آگے بڑھ کر اور مصافحہ کا شرف حاصل کر کے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی حضور ایدہ اللہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور خاندان کے دیگر افراد محترم امیر صاحب کی مشایعت میں بذریعہ موٹر کار وی۔آئی۔پی لاؤنج میں تشریف لائے یہاں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بارایٹ لاء اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور بعض دیگر سرکردہ احباب نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا وہاں سے حضور مع اہل قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کراچی کے گیسٹ ہاؤس واقع ڈیفنس سوسائٹی تشریف لائے اور مع اہل قافلہ اس میں فروکش ہوئے۔ یہاں کراچی ہی نہیں بلکہ حیدرآباد، میرپور خاص کنری نواب شاہ اور اندرون سندھ کے دیگر علاقوں کے احباب بہت کثیر تعداد میں پہلے سے جمع تھے انہوں نے گیسٹ ہاؤس کے باہر اور اندر دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر بہت والہانہ انداز میں حضور کا ... کرتے ہوئے اھلاً و سھلاً ... مرحبا

عرض کرنے کی سعادت حاصل کی

ظہر و عصر اور مغرب و عشاء باجماعت نمازیں

دوپہر کا کھانا تناول فرمانے اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حضور نے پانچ بجے سہ پہر گیسٹ ہاؤس کے لاؤنج میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں بعد ازاں مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے گیسٹ ہاؤس کے نہایت خوبصورت گراسی پلاٹ میں (جو مٹی کے ایک بلند ہموار ٹیلے پر واقع ہونے کی وجہ سے بیرونی سڑک سے گیسٹ ہاؤس کی نچلی منزل کے برابر اونچا ہے) پڑھائیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت، حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے شوق میں اس قدر کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے نہ صرف یہ کہ گراسی پلاٹ نمازیوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا بلکہ نیچے بیرونی سڑک اور اس کی پٹڑی پر بھی دور دور تک صفیں بنی ہوئی تھیں اسی طرح گیسٹ ہاؤس کا لاؤنج اور اس کے ملحقہ کمرے عورتوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے جن مستورات کو لاؤنج میں جگہ نہ مل سکی تھی انہوں نے گیسٹ ہاؤس کے اندرونی باپردہ راستہ پر صفیں بنائی ہوئی تھیں۔

حضور جب نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو آتے ہوئے حضور نے محسوس فرمایا کہ صفیں سیدھی نہیں۔ حضور نے مصلیٰ پر تشریف لاتے ہی محترم امیر صاحب سے قبلہ کی سمت دریافت فرمائی انہوں نے عرض کیا کہ گراسی پلاٹ میں قبلہ کی سمت ایک لائن پڑی ہوئی ہے اور صفیں اس کے مطابق ہی بچھائی گئی ہیں جب حضور نے لائن کا جائزہ لیا تو صفیں پورے طور پر اس کے مطابق نہیں بچھی ہوئی تھیں اور اسی وجہ سے صفیں سیدھی نہیں بنی ہوئی تھیں اور ایک سرے پر ان میں کجی پیدا ہو رہی تھی حضور نے پہلے اگلی صف کی دریوں کو قبلہ کا رخ ظاہر کرنے والی لائن کے عین مطابق بچھانے کی ہدایت فرمائی اور احباب کو تلقین کی کہ وہ دائیں اور بائیں دیکھ کر اور کندھے سے کندھا ملا کر بالکل سیدھی صف میں کھڑے ہوں اس کے بعد باری باری تمام صفوں کو جو گراسی پلاٹ کے آخری سرے تک پھیلی ہوئی تھیں درست، اور سیدھا کیا گیا جب تمام صفیں ہر لحاظ سے درست اور سیدھی ہو گئیں تو حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

مجلس عرفان

نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور مجلس عرفان میں کرسی پر رونق افروز ہوئے حضور نے احباب سے خطاب فرماتے ہوئے نماز باجماعت اور نمازوں میں صفیں سیدھی رکھنے کی اہمیت پر بہت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور اس تعلق میں بعض اور مسائل بھی ذہن نشین کرائے۔

حضور نے فرمایا اس وقت جو صفیں درست کرائی گئی تھیں اس ضمن میں میں یہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ نماز میں صفوں کا درست رکھنا بہت ضروری ہے اسے چھوٹی یا معمولی بات سمجھ کر ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

بعض باتوں کو چھوٹا سمجھ لیا جاتا ہے اور ان کی چنداں پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے وہ چھوٹی نہیں ہوتیں اور ان کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے ایسی ہی باتوں میں سے ایک صفوں کا سیدھا رکھنا بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیں سیدھی رکھنے پر بہت زور دیا ہے اور اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا صفیں سیدھی رکھو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے ظاہر ہے کہ صفوں کا سیدھا رکھنا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کیونکہ نتیجہ اس کا بہت بڑا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اس ضمن میں پہلی بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ جس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑا سمجھیں وہی ہمارے لئے بڑی ہے جب آپ نے صفیں سیدھی رکھنے کو اتنی اہمیت دی ہے تو ہمارے لئے یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے دوسری بات اس ضمن میں یہ یاد رکھنی چاہئے کہ نزدیک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بڑی بات ہے اور اس پر عمل کرنا فرض ہے جب تک آپ کی ہر بات کو ہم نہ سمجھیں اور اسے عظمت نہ دی جائے تو اس وقت تک آپ کے متبعین کو بڑائی اور عظمت نہیں مل سکتی جو توہیں امام اور پیشوا کو عظمت دیتی ہیں اسی نسبت سے انہیں خود بھی عظمت ملتی ہے جو عظمت نہیں دیتیں وہ خود بھی عظمت سے محروم رہتی ہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس نکتہ کو اپنے ایک شعر میں بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں سے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کتنے ہیں جنہوں نے اپنے عمل سے اپنے آپ کو خیر امم میں شمولیت کا حقدار بنایا نا انصافی خدا کی طرف سے نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے دل کی تصویر اعمال کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ بندوں سے اس کے مطابق ہی معاملہ کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے عظمت کا سلوک ہو گا تو تمہیں بھی عظمت دی جائے گی ورنہ عظمتیں تم سے چھین لی جائیں گی جتنی عظمت تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو گے اتنی ہی عظمت تم کو ملے گی۔

حضور نے فرمایا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر آپ لوگ صفیں سیدھی رکھنے کو اہمیت نہ دیں اور ان میں کجی کی پرواہ نہ کریں تو اپنی اس غفلت سے آپ ہلاکت خرید رہے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اگر صفیں سیدھی نہ رکھو گے تو دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ دل ٹیڑھا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر معاملہ ہی ٹیڑھا ہو جائے گا ہر قدم بھی اٹھاؤ گے وہ الٹا ہی پڑے گا۔ مشرقی قومیں اسی لئے زوال کا شکار ہوئیں کہ انہوں نے بعض باتوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں ترک کر دیا اسی لئے وہ ہلاکت کی طرف جا رہی ہیں بہر حال آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو لازماً اہم سمجھنا ہے اور سیدھے طریق پر ایک ایک حکم پر عمل کر کے دکھانا ہے ترقی کے لئے یہ بات شرط اول کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول قرآن پر مبنی تھا آپ نے صفیں سیدھی رکھنے کا حکم دیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

[illegible]

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ○
(الاحزاب آیت ۷۱، ۷۲)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات کہو (یعنی جس میں پیچ اور کجی نہ ہو) اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تمہارے اعمال کو درست کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

جس کا قول صاف اور سیدھا ہو اس کے کاموں میں بھی کجی نہیں ہو سکتی سو جنہیں قولِ سدید کا حکم دیا گیا ہے ان کی صفیں ٹیڑھی کیسے ہو سکتی ہیں۔ صفیں سیدھی کرنے میں یہی حکمت مضمر ہے کہ دل سیدھے رہیں اور فوزِ عظیم کی راہ ہموار ہو جو قوم بعض باتوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں ترک کر دیتی ہیں وہ فوزِ عظیم سے محروم ہو جاتی ہیں صفیں سیدھی نہ رکھنے سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا خلاصہ یہ بتا دیا کہ دل ٹیڑھے ہو جائیں گے دل اگر ٹیڑھا ہے تو لازماً ہر عمل بھی ٹیڑھا ہوگا برخلاف اس کے اگر دل سیدھے ہوں تو اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ تمام کے تمام اعمال بھی سیدھے ہوں کیونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے دل سیدھے ہونے کے باوجود بھی خطا سرزد ہونے کا امکان ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ کہ اللہ تمہیں درست اعمال بجا لانے کی توفیق عطا کرے گا اور جو خطائیں تم سے سرزد ہوئیں انہیں معاف کردے گا قول اور عمل کے سیدھا ہونے اور اسی کے تحت صفوں کے سیدھا ہونے کی اہمیت کے پیشِ نظر آج میں نے صفیں سیدھی کرنے کی تلقین کی۔ صفیں سیدھی کرنے میں جو وقت خرچ ہوا وہ ضائع نہیں ہوا اگر آپ اللہ اور رسولؐ کی کسی بات کو بھی چھوٹا اور معمولی نہیں سمجھیں گے اور ہر بات پر کما حقہ عمل کو اپنا شعار بنائیں گے اور دعا کو لازم پکڑیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ فوزِ عظیم کے وارث قرار پائیں گے۔

بعد ازاں حضور نے نماز با جماعت کے متعلق بعض اور مسائل کی بھی وضاحت فرمائی ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ اگر امام سے نماز پڑھنے کے دوران سہو ہو تو مقتدیوں پر لازم ہے کہ وہ امام کی غلطی کی بھی اتباع کریں وہ سبحان اللہ کہہ کر یاد دہانی کرا سکتے ہیں لیکن اسلام انہیں اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس غلطی کی اتباع نہ کریں۔ مثال کے طور پر اگر امام قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے بھول سے کھڑا ہو جاتا ہے تو مقتدیوں کے لئے لازمی ہے کہ پہلے وہ اس غلطی کی اتباع میں فوراً کھڑے ہوں اور اس دوران میں سبحان اللہ کہہ کر اس غلطی کی یاد دہانی کرائیں اگر مقتدی خود بیٹھے رہتے ہیں اور قعدہ کی حالت میں سبحان اللہ کہہ کر غلطی کی یاد دہانی کراتے ہیں تو وہ خود غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ مقتدیوں کے لئے بہر صورت امام کی پوری پوری اتباع ضروری ہے خواہ سہواً اس سے غلطی سرزد ہو رہی ہو۔

دوسرے حضور نے واضح فرمایا کہ اگر مقتدیوں میں سے بعض نے چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنی ہوں یا مسافر امام کے قصر نماز پڑھانے کی صورت میں بقیہ رکعتیں پوری کرنی ہوں تو ایسے مقتدیوں کو اس وقت تک کھڑا نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ امام دونوں طرف سلام نہ پھیر چکے امام کے ایک طرف سلام پھیرنے پر کھڑا ہو جانا یا دوسری طرف سلام پھیرنے کا عمل مکمل ہو جانے سے پہلے کھڑا ہو جانا درست نہیں ہے اور اتباعِ امام کی رُوح کے خلاف ہے۔

مجلس عرفان ۹ بجے اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حضور قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

۲۹ر جولائی بروز جمعرات

فضلِ عمر ہسپتال کی زیرِ تعمیر عمارت اور کوٹھی دار الصدر کا معائنہ

گیسٹ ہاؤس میں صبح کی نماز پڑھانے اور پھر ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور دفتر میں تشریف لاکر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط کے جواب لکھوائے بعد ازاں نو بجے صبح محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ اور محترم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب نائب امیر اور بعض دیگر مقامی عہدیداروں کی معیت میں حضور نے موٹر کاروں کے ذریعہ گلشنِ اقبال تشریف لے جاکر فضلِ عمر ہسپتال کی زیرِ تعمیر عمارت کا معائنہ فرمایا۔ یہ ہسپتال ایک وسیع قطعہ زمین پر مردانہ اور زنانہ دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں تعمیر کیا جا رہا ہے حضور نے عمارت کا تفصیلی معائنہ فرما کر اور ہسپتال کی عمارتی ضروریات کا جائزہ لے کر اس پر اطمینان اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

ہسپتال کی زیرِ تعمیر عمارت کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور دہلی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی میں واقع کوٹھی دار الصدر تشریف لے گئے۔ یہ وسیع و عریض دو منزلہ کوٹھی جو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی ملکیت ہے ۱۹۵۵ء میں تعمیر ہوئی تھی آجکل اس میں مرمت کا کام ہو رہا ہے اس کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور نے عمارت میں موجودہ جماعتی ضروریات کے پیشِ نظر اضافہ اور ردّ و بدل کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی تاکہ اس کے مطابق اخراجات کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے عمارت کے معائنہ کے بعد حضور چند منٹ کے لئے قریب ہی واقع محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے گیسٹ ہاؤس تشریف لائے۔

لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب

ظہر اور عصر کی نمازیں با جماعت پڑھانے کے بعد حضور پانچ بجے سہ پہر لجنہ اماء اللہ کراچی کی ممبرات سے خطاب فرمانے مسجد احمدیہ مارٹن روڈ تشریف لے گئے جہاں احمدی مستورات کثیر تعداد میں جمع تھیں مسجد ان سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

حضور نے اپنے خطاب میں احمدی مستورات کو اسلامی تعلیم کی رُو سے اُن کا بلند مقام اور حقوق و فرائض یاد دلاکر علی الخصوص تربیتِ اولاد کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف انہیں توجہ دلائی۔ حضور نے بتایا کہ تربیت کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک رحم کی دُوسرے نفرت کی عورت میں یہ دونوں جذبے پائے جاتے ہیں وہ اپنی اولاد سے انتہائی محبت کرتی ہے اور اسے مخالفوں سے شدید نفرت ہوتی ہے۔ وہ اپنی اولاد سے انتہائی محبت کرتی اور اس کے ساتھ نہایت درجہ پیار کا سلوک روا رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات پر آئندہ نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری ڈالی ہے اگر وہ اس پر اکتفا کریں کہ وہ اپنے بچوں سے محبت کریں اور بچے ان سے محبت کریں تو انہوں نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی مقصد تو یہ تھا کہ وہ نئی نسلوں کے ذہنوں کو خُدا کی طرف پھیر دیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو وہ خود خُدا کی جگہ لینے اور بچوں کو شرک سکھانے والی بنیں گی ان کا تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ خود ہی خُدا تعالیٰ اور اپنی اولاد کے درمیان حائل ہو گئیں احمدی مستورات کا فرض یہ ہے کہ وہ بچوں میں بدیوں کے خلاف نفرت پیدا کریں اور نیکیوں کی طرف انہیں رغبت دلائیں اور انہیں اس قابل بنائیں کہ انہیں نیکیوں میں لذت آنے لگے۔

حضور نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ذوق کو بدلا جائے جب ذوق بگڑ جاتا ہے تو انسان کو بدیوں میں لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور نیکیاں بجا لانا اس کے لئے دوبھر ہو جاتا ہے انسان نیچے سے ادنیٰ پر ہنستا ہے اور اعلیٰ کی طرف سفر نہیں کرتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان نیچے ہی نیچے گرتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے احمدی مستورات کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا ذوق بدل لیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ لذتیں تلاش کرنا چھوڑ دیں۔ جو بات میں ان کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ وہ لذتوں کے معیار کو بدل دیں ادنیٰ پر راضی نہ ہوں اور اعلیٰ کو اپنا مطلوب و مقصود بنائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں میں احمدی مستورات سے کہتا ہوں آپ بھی ایسی بنیں کہ آپ کی اعلیٰ لذات خدا میں ہیں۔ میں احمدی مستورات سے کہتا ہوں آپ بھی ایسی بنیں کہ آپ کی اعلیٰ لذات خدا میں ہوں اور اپنی اولاد کی اس طرح تربیت کریں کہ یہی وصف آپ کی اولادوں میں بھی پیدا ہو جائے آپ کی اولادیں دُنیا کی سطحی لذتوں کی طرف نہ جھکیں بلکہ ہمیشہ قائم رہنے والی رُوحانی لذتوں کو اپنا مطمحِ نظر بنانے والی ہوں۔

حضور نے زور دے کر فرمایا اگر احمدی عورت نے زندہ رہنا ہے اور احمدیت کو زندہ رکھنا ہے تو اسے فطرت کے راز کو سمجھنا پڑے گا اگر اس نے اپنا ذوق درست نہ کیا تو دُنیا کی لذتیں اُسے اپنی طرف کھینچ لیں گی خُدا سے تعلق قائم کرنا مشکل نہیں ہے۔ ہر صبح اور شام بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے جلوے ظاہر ہو رہے ہیں صرف احساس کرنے اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا میں ہر طرف ہلاکت کی آگ ہی آگ پھیلی ہوئی ہے۔ اپنے رب کا پیار پیدا کرو دُنیا کی کوئی آگ تمہیں جلا نہیں سکے گی۔ اس لئے حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے

"آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غُلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔

اپنے خدا سے تعلق جوڑ لیں دنیا کی لذتوں سے نفرت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

اس راہ میں پیش آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے حضور نے دوسرں کی نقالی جسمانی اور رُوحانی زندگی سے پیار اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی ہلاکت آفرینی پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ نقالی کرنا بندر بننا ہے اور گندگی سے پیار کرنا سور بننے کے مترادف ہے جیسا کہ فرمایا

قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ (الاعراف آیت ۱۶۷)

اور ایک اور جگہ فرمایا

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ

(المائدہ آیت ۶۱)

اور اسی طرح انسانی خواہشات کی پیروی انسان کو کتا بنا چھوڑتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ

(الاعراف آیت ۱۷۷)

اس کے بالمقابل ایک اور راستہ ہے وہ ہے خدا سے ملنے کا راستہ، اور اسی کی رضا کی چادر اوڑھنے کا راستہ۔ تیں اندری عورت کے بارہ میں یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ وہ گمراہی کا راستہ اختیار کر سکتی ہے اور خدا کی ناراضگی کے راستہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔ پس خدا نے آپ میں رحمت کا جو مادہ پیدا کیا ہے اس سے کام لے کر اپنی اولادوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ان کی اعلیٰ لذات خدا میں ہی ہو جائیں وہ دنیا اور اس کی فانی لذتوں کی طرف جھکنے والی نہ ہوں بلکہ رضائے الٰہی کی دائمی لذتوں کو اپنا مطمح نظر بنانے والی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب جو ساڑھے پانچ بجے شام شروع ہوا تھا سوا چھ بجے تک یعنی پون گھنٹہ جاری رہا اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر حضور نے کراچی شہر اور سندھ کی مختلف علاقوں سے آئی ہوئی ہزاروں مستورات سے بیعت لی۔ بیعت لینے کے بعد سات بجے شام کے قریب حضور گیسٹ ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

مجلسِ عرفان

۲۹ر جولائی کی شام کو مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں احمدی مستورات سے خطاب فرما کر گیسٹ ہاؤس واپس تشریف لانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیسٹ ہاؤس کے بالائی ہال میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں بعد ازاں حضور نے مجلس عرفان میں کرسی پر رونق افروز ہو کر احباب جماعت کو پُر معارف ارشادات سے نوازا۔ پہلے حضور نے چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی سے دریافت فرمایا کہ "مسجد بشارت" کے افتتاح کے موقع پر کتنے دوست سپین جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ یہ معلوم ہونے پر کہ صرف کراچی سے ہی انشاء اللہ العزیز ۱۲۴۔ احباب سپین جائیں گے حضور نے فرمایا جن دوستوں نے آخر میں یعنی مسجد کے افتتاح سے معًا قبل جانا ہے انہیں بھی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد ابھی سے سیٹیں بُک کرالیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں انہیں سیٹیں نہ مل سکیں اور وہ نہ جا سکیں۔ پھر حضور نے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سب دوستوں کو متنبہ کر دیں کہ جو احباب سپین جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ جلد از جلد سیٹیں بُک کرائیں اور اس میں دیر نہ کریں۔

محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے عرض کیا کہ آجکل دنیا بھر میں مسلمان بہت مشکلات سے دوچار ہیں اور جس قسم کے گوناگوں مصائب انہیں برداشت کرنے پڑ رہے ہیں ان کا تصور کر کے دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے اس پر حضور نے فرمایا واقعی یہ بہت دکھ والی بات ہے۔ ان تمام مشکلات اور مصائب کا علاج دعا ہے دعاؤں سے غفلت یا ان میں کمی بہت نقصان پہنچاتی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شان بیان کی ہے وہ کسی اور نے بیان نہیں کی ایک عارف باللہ ہی عارف باللہ کو جان سکتا ہے صرف ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو عرب کے بیابانی ملک میں عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے سدھر گئے اور الٰہی رنگ پکڑ گئے جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے ایک شور ڈال دیا اور پوری قوم کی کایا پلٹ دی۔ آج کس بات کی کمی ہے کسی بات کی کمی نہیں۔ ہاں کمی ہے تو فانی فی اللہ کی دعاؤں کی۔ آج اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مسلمان فانی فی اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر خدا کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور اس سے امداد و اعانت کے ملتجی ہوں دعا کے ضمن میں ایک اہم امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دعا عمل سے نہیں روکتی عمل کے لئے اسباب کی ضرورت ہوتی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اسباب بھی اللہ کی توفیق سے مہیا ہوتے ہیں اور توفیق ملتی ہے دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں دعا تدبیر اور تقدیر دونوں پر حاوی کر دیتی ہے وہ کامل ذات ہے جب کوئی اس کی طرف جھکتا اور ہر طرف سے منقطع ہو کر اس کے ساتھ تعلق پکڑتا ہے تو وہ اس سے کامل تعلق جوڑتی ہے دعا کے نتیجہ میں تدبیر اور تقدیر دونوں حرکت میں آتی ہیں اور نتیجۂ مقصودہ کو پیدا کر کے دکھاتی ہیں دعا کا حق ادا کریں پھر دیکھیں کائنات میں کیا کیا تبدیلیاں آتی ہیں۔

حضور نے دعا کے نتیجہ میں رونما ہونے والے ایک اور انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ اپنے آپ کو آج سے ۱۹۸۲ سال پہلے کے زمانے میں لے جائیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بظاہر ناکامی کی حالت نظر آتی ہے آپ پر کُل بارہ حواری تھے جو ایمان لے آئے وقت پڑنے پر ان میں سے ایک نے آپ پر لعنت بھیجنے میں ہی عافیت سمجھی بظاہر آپ کو صلیب پر لٹکا دیا گیا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ صلیب پر ایلی ایلی لما سبقتانی کی پکار۔ دعا کے رنگ میں ایک فانی فی اللہ کی پکار تھی اور یہ اس امر کے اظہار کا ایک انداز تھا کہ اے خدا تو مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا مجھے اس مصیبت سے نجات دے گا اور مجھے میرے مشن میں کامیاب کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا تین صدیاں دکھوں اور مصیبتوں میں گزریں چوتھی صدی شروع ہوتے ہی عیسائیت کو غلبہ ملنا شروع ہو گیا اور پھر ملتا ہی چلا گیا۔ یہ کامیابی اور غلبہ ثمرہ تھا تین سو سال کے صبر کا سوائے اس کے اور کیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی دعائیں تھیں اور تقدیر اندر ہی اندر اپنا کام کر رہی تھی۔ اب بھی ایسا ہی ہوگا جن حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے ان کے پیش نظر جب آپ لوگ اپنا درد اور تڑپ اور صبر تقدیر کے ساتھ ملائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے آثار ظاہر کر کے حالات کو بدل دیگا حضور نے فرمایا آپ جہاں اپنے لئے دعائیں کریں وہاں اپنے فلسطینی بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں ان کی تقدیر بھی بدل جائے گی لیکن بدلے گی دعاؤں سے

اس مرحلہ پر ایک دوست نے خدائی تقدیر کے ایک پہلو کا اشارۃً ذکر کیا جس کا تعلق زور آور حملوں سے تھا اس پر حضور نے زور دے کر فرمایا کہ یہ امر کبھی فراموش نہ کریں کہ دعاؤں کے ذریعہ ٹلانی کے نتیجہ میں زور آور حملے ٹل سکتے ہیں حضور نے اس کے ثبوت میں حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ بڑی تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ قوم کی توبہ اور دعا کے نتیجہ میں خدا نے موعودہ عذاب کو ٹلا دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ رحم کے بارہ میں خدا کی تقدیر تمام دوسری تقدیروں پر غالب ہے۔ جب کوئی قوم ندامت کا اظہار کرتے ہوئے خدا کے حضور اپنے دل کے آنسو پیش کرتی ہے تو خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر اور اس کے متعلق اپنی تقدیر کو بدل کر موعودہ عذاب کو ٹال دیتا ہے یہ کبھی خیال نہ کریں کہ عذاب کا وعدہ نہیں ٹل سکتا۔ ٹل سکتا ہے اور حقیقی توبہ اور گریہ وزاری کے نتیجہ میں ٹل جایا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے جب دیکھتا ہے کہ ایک قوم اصلاح پر آمادہ ہے اور اپنی حالت کو بدلنے کے لئے تیار ہے تو وہ ضرور رجوع برحمت ہوتا ہے اور عذاب کے وعدہ کے باوجود اس قوم کو تباہ ہونے سے بچا لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور ایک طرف خدائی حکم کے ماتحت قوم کو آنے والے عذاب سے ڈراتے ہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کر رہے ہوتے ہیں کہ خدا قوم کو سچی توبہ کی توفیق عطا کرے اور اسے موعودہ عذاب سے بچا لے اور جب خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر اسے بچا لیتا ہے تو پھر مامورین الٰہی کی صداقت کا نشان یہ امر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول کر کے اپنی تقدیر کو بدل دیا یعنی ان کی دعائیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کو بدلانے کا موجب بن گئیں۔

اس پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب کے آخر میں حضور نے احباب جماعت کو دنیا بھر میں مسلمانوں کے مصائب اور مشکلات دور ہونے کے لئے بڑے درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی

۳۰ر جولائی ۱۹۸۲ء بروز جمعہ

۳۰ر جولائی ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک کراچی میں حضور کے قیام کا تیسرا اور آخری روز تھا اس روز حضور نے مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں نماز جمعہ پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کے علاوہ صبح سے دوپہر تک اور پھر نماز جمعہ کے بعد سے شام تک کراچی اور سندھ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں احباب کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا اور پھر اسی رات یورپ کے تاریخ ساز سفر پر روانہ ہونے سے قبل مجلس عرفان میں تشریف فرما ہو کر احباب کو بیش قیمت ارشادات سے نوازا۔

پُر معارف خطبہ جمعہ

۳۰ر جولائی کو حضور نے ایک بجے کے بعد گیسٹ ہاؤس سے احمدیہ مسجد مارٹن روڈ تشریف لے جاکر نمازِ جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے لباس کے متعلق اسلام کی نہایت پُر حکمت تعلیم پر بہت پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے قرآن مجید کی عظمت اور اس میں پوشیدہ حکمت پر بہت وجد آفرین انداز میں روشنی ڈالی اور پھر قرآنی تعلیم کی اس خوبی کا ذکر فرمایا کہ وہ تمام دنیوی باتوں کو بھی تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے اور اسی طرح ان تمام باتوں کے ذریعہ بھی انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچا دیتی ہے

اسی ضمن میں حضور نے لباس سے متعلق قرآنی تعلیم کا بطور خاص ذکر کیا حضور نے فرمایا یوں تو لباس سب ہی پہنتے ہیں لیکن قرآن نے اسے تقویٰ کے ساتھ مشروط کر کے اسے بھی خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ بنا دیا ہے چنانچہ قرآن کہتا ہے:-

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ

(الاعراف آیت ۲۷)

ترجمہ: اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔

مُراد یہ ہے کہ لباس اعلیٰ درجہ کا ہو یا بظاہر ادنیٰ درجہ کا اس کے ساتھ تقویٰ ہونا چاہیئے مثال کے طور پر اگر ایک انسان نے چیتھڑے پہنے ہوئے ہوں مگر نیت یہ ہو کہ لوگ اسے پہنچا ہوا یعنی خدا رسیدہ سمجھیں تو ان چیتھڑوں نے اُسے ہلاک کر دیا اسی طرح کوئی شخص قیمتی لباس پہن کر اس پر فخر کرتا ہے تو اس قیمتی لباس نے اسے ہلاک کر دیا قرآن کہتا ہے لباس کوئی بھی ہو ہر لباس کے ساتھ تقویٰ ہونا چاہیئے تقویٰ کا تعلق ظاہری لباس سے نہیں ہوتا جس کی بناء پر ہم کسی خاص لباس کو تقویٰ کا لباس کہہ سکیں بلکہ تقویٰ خود انسان کے اندر چھپا ہوا ہے۔ اس کی بناء پر کوئی بھی لباس تقویٰ کا لباس قرار پا سکتا ہے۔ اس سے ہمیں ایک سبق یہ ملتا ہے کہ انسان اچھا لباس بھی پہن سکتا ہے اور معمولی لباس بھی پہن سکتا ہے۔ شرط ایک ہی ہے کہ وہ جو لباس پہنے وہ تقویٰ کا لباس ہو دوسرا سبق یہ ملتا ہے کہ ہم لوگوں کے لباس دیکھ کر ان کے متعلق فیصلوں میں جلدی نہ کیا کریں ہو سکتا ہے ایک شخص نے قیمتی لباس پہنا ہوا ہو لیکن اس کی باطنی حالت کی وجہ سے وہ تقویٰ کا لباس ہو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ جو لوگ سادہ کپڑوں میں ملبوس ہوں اور بظاہر صوفی منش نظر آتے ہوں لیکن وہ ہوں تقویٰ سے عاری تیسرا سبق لباس کے متعلق ہمیں یہ ملتا ہے کہ لباس انسان کا غلام ہے اسے اس کا آقا نہیں ہونا چاہیئے غلام صرف اس کا بننا چاہیئے جس نے کائنات کی تمام چیزوں کو انسان کی خدمت پر لگایا ہوا ہے حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنے لباس کے بارہ میں ہمیشہ یہ فیصلہ کیا کریں کہ آپ لباس کے آقا ہیں یا اس کے غلام بنے ہوئے ہیں اگر آپ ایسا کریں تو آپ کو لباس التقویٰ حاصل ہے۔

لباس کے متعلق اسلام کی نہایت ہی پُر حکمت تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا اب ہم سپین جا رہے ہیں وہاں مسجد بشارت کے افتتاح کے موقعہ پر ہر قوم اور نسل کے لوگ آئیں گے اور انہوں نے اپنے اپنے قومی لباس پہنے ہوئے ہوں گے لیکن ہم کو چاہیئے کہ ہم وہاں اپنی مخصوص یونیفارم پہن کر جائیں ہماری مخصوص یونیفارم لباس التقویٰ ہے اس یونیفارم کا پہننا بہت ضروری ہے اس لئے لباس التقویٰ کو پیچھے چھوڑ کر نہ جائیں۔

سپین جانے کے تعلق میں ایک اور اہم بات حضور نے ان احباب کے بارہ میں بیان فرمائی جو سپین نہیں جا سکیں گے حضور نے فرمایا بعض احباب کی طرف سے بڑے دردناک خطوط آرہے ہیں جن میں اس حسرت کا اظہار ہوتا ہے کہ کاش اس تاریخی موقعہ پر وہ بھی سپین جا سکتے حضور نے فرمایا میں ایسے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آپ وہ ہیں جو ایک لحاظ سے زمان و مکان سے بالا ہو چکے ہیں آپ اگر یہاں ہی وہ یونیفارم پہن لیں جو ہم سب کی مشترک یونیفارم ہے یعنی لباس التقویٰ تو یہاں ہوتے ہوئے بھی آپ روحانی طور پر سپین پہنچ کر مسجد کے افتتاح میں شریک ہو سکتے ہیں قرآن بعض بہت بعد میں آنے والوں کے متعلق کہتا ہے لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ اور پھر انہیں ان سے ملا دیتا ہے جو چودہ سو سال پہلے گزرے تھے قرآن کہتا ہے کہ وہ جو زمانی لحاظ سے بھی اور مکانی لحاظ سے بھی بہت دور ہوں گے انہیں ایسے پر عطا کئے جائیں گے جو زمانی اور مکانی بُعد کے باوجود انہیں چودہ سو سال پہلے کے زمانہ میں لے جائیں گے اور وہ دُور ہوتے ہوئے بھی اپنے اس دَور اور زمانہ کے بھائیوں سے جا ملیں گے پھر پیچھے رہنے والوں کو غم کس بات کا ہے جانے والوں کے لئے ایک ابتلاء بھی ہے اور وہ یہ کہ وہ ایسے خلوصِ نیت کے ساتھ جائیں کہ عند اللہ ان کا جانا مقبول ٹھہرے پیچھے رہنے والوں کے لئے یہ ابتلاء نہیں بلکہ ان کے لئے ایک اور قسم کا ابتلاء ہے اور وہ یہ کہ وہ یہاں پر ہی لباس التقویٰ پہن کر دعاؤں میں لگ جائیں اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مسجد سپین کے افتتاح میں شریک قرار ہوں گے۔

اس موضوع پر حضور نے تذکرۃ الاولیاء میں سے ایک ایسے شخص کا واقعہ تفصیل سے سُنایا جو حج پر جانے کے ارادہ سے ساری عمر رقم پس انداز کرتا رہا تھا لیکن بچائی ہوئی رقم کو ایک اور کام پر خرچ کرنے کی وجہ سے حج پر نہیں جا سکا تھا خدا تعالیٰ نے اس کے نہ جانے کے باوجود نہ صرف یہ کہ اس کا حج قبول فرمایا بلکہ اور بہت سے لوگوں کے حج اس کے طفیل سے قبول کئے وہ خود تو بیت اللہ نہیں جا سکا لیکن بیت اللہ اس کے گھر پہنچ گیا اور خدا نے اس سے کہا کہ تو اس کا طواف کر۔ یہ واقعہ تفصیل سے سُنانے کے بعد حضور نے فرمایا میں پیچھے رہنے والوں کو کہتا ہوں کہ آپ یہاں ہی لباس التقویٰ پہن لیں اور یہاں رہ کر ہی دعائیں کریں اور اپنے خدا کا طواف کریں اور اس طرح مسجد اسپین کے افتتاح میں حقیقی شمولیت کے شرف سے مشرف ہوں

آخر میں حضور نے دُعا کی کہ جو جا رہے ہیں اللہ ان کی نیکی بھی قبول کرے اور جو نہیں جا سکتے اللہ ان کے جذبہ کو بھی شرف قبولیت عطا کرے اور سب کو ہی اجر بے حساب سے نوازے۔

یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جو ڈیڑھ بجے کے بعد دوپہر شروع ہُوا تھا دو بجے تک جاری رہا خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا کہ میرے بڑے بھائی محترم مرزا مظفر احمد صاحب نے توجہ دلائی کہ احباب جماعت کی خواہش ہوگی کہ وہ دستی بیعت سے بھی مشرف ہوں اس لئے اس موقعہ پر دستی بیعت بھی لی جائے میں نے کہا امیر صاحب سے اس بارہ میں مشورہ کر لیں چنانچہ امیر صاحب نے بھی احباب جماعت کی خواہش کے پیشِ نظر دستی بیعت لینے پر زور دیا سو نمازِ جمعہ پڑھانے کے بعد میں احباب سے دستی بیعت لوں گا سب احباب نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں اور بیعت کے وقت ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیں تاکہ جسمانی رابطہ بھی قائم ہوجائے اصل رابطہ تو قلب کا اور رُوح کا رابطہ ہے لیکن اس موقعہ پر جسمانی رابطہ بھی سنّتِ ابرار ہے اس لئے ہم اس سنّت کی بھی پیروی کریں گے

حضور نے پہلے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد دستی بیعت ہوئی ایک عجیب ایمان افروز منظر تھا کراچی اور سندھ کے دُور دراز علاقوں کے احباب (جو مسجد کا اندرونی حصہ پُر ہو جانے کے باعث ملحقہ سڑک پر دُور دُور تک پھیلے ہوئے تھے) ایک دُوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس جذبہ و دلکشی اور عجز بیاقرار و دعا کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے کہ مسجد اور اس کا ماحول ان کی پُر جوش آوازوں سے گونج رہا تھا بیعت لینے کے بعد حضور نے ایک بہت ہی پُر سوز اور رقت آمیز دُعا کرائی جس میں جملہ بیعت کنندگان شریک ہوئے۔

قیامِ کراچی کے آخری روز کی دیگر مصروفیات

مسجد مارٹن روڈ سے گیسٹ ہاؤس واپس آکر حضور نے احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع فرمایا جو مسلسل شام تک جاری رہا۔

مغرب سے کچھ دیر قبل حضور نے جماعت احمدیہ کراچی مجلسِ انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کے اراکین نیز احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن کے ممبران سے اجتماعی ملاقات فرمائی اور انہیں بیش قیمت ہدایات اور نصائح سے نوازا۔

مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازیں پڑھانے کے بعد حضور نے مجلس عرفان میں کُرسی پر رونق افروز ہو کر احباب جماعت سے ساڑھے نو بجے تک باتیں کیں حضور نے مختلف دینی و فقہی مسائل سے متعلق احباب کے سوالات کے جواب دئے جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم و عرفان کا موجب ہوئے

آخر میں حضور نے فرمایا آج رات ہم یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں احباب اس سفر کی کامیابی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں حضور نے خود بھی احباب کو دعاؤں سے نوازا اور پھر ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی دعا بھی کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے

اسی رات حضور اور حضرت بیگم صاحبہ مع اہلِ قافلہ کے ایل ایم کی پرواز KL 834 کے ذریعہ براستہ ایمسٹرڈم اوسلو کے لئے روانہ ہوئے محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کراچی اور مقامی جماعت کے سرکردہ احباب نے ایرپورٹ پر پہنچ کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

تحریک حریت کے انتھک مجاہد شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی وفات

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

نصف صدی تک کشمیری عوام کے لئے جدوجہد کرنے والے عظیم لیڈر، تحریک حریت کے انتھک مجاہد، فرقہ وارانہ اتحاد کے علمبردار، کشمیر کے عوام میں شیر کشمیر کے لقب سے ملقب، مقبول لیڈر اور عوامی راہنما شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو سرینگر کے قریب صورہ میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش سے ۱۵ روز قبل آپ کے والد بزرگوار شیخ محمد ابراہیم صاحب کا انتقال ہو چکا تھا آپ کی والدہ محترمہ کے پاس جو کچھ تھا وہ انہوں نے اپنے بچے کی تعلیم و تربیت پر لگا دیا ۱۹۲۲ء میں جب آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تو شفیق والدہ کا سایہ بھی آپ کے سر سے اٹھ گیا مگر مالی مشکلات برداشت کرتے ہوئے آپ نے تعلیم جاری رکھی اور سرینگر سے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کرنے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے ۱۹۲۸ء میں اسلامیہ کالج سے بی ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا پھر آپ نے علی گڑھ کالج میں داخلہ لے لیا ۱۹۳۰ء میں ایم۔ ایس۔ سی (کیمسٹری) کی ڈگری حاصل کر کے واپس سرینگر آ گئے اور گورنمنٹ ہائی سکول سرینگر میں بطور سائنس ماسٹر کام کرنے لگے۔

آپ علی گڑھ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی راہنمائی میں کشمیر میں تحریک حریت کا آغاز ہو چکا تھا اور خواجہ غلام نبی صاحب گلکار نے آل کشمیر مسلم سوشل اپ لفٹ کے نام سے ایک ایسوسی ایشن قائم کی تھی اسی ایسوسی ایشن کے ممبروں میں ایک سرگرم انقلابی لیڈر کا اضافہ ہوا جس نے آئندہ چل کر تحریک حریت کا جھنڈا اس شان سے بلند کیا کہ وہ خود مجسم تحریک بن گیا یہ شخص شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ تھے جب آپ آل کشمیر مسلم سوشل اپ لفٹ کے سرگرم ممبر بن گئے تو گورنمنٹ ہائی سکول کے سائنس ماسٹر کی حیثیت سے ایک ریڈنگ روم کا بھی آپ نے انتظام کیا۔ حکومت نے شیخ صاحب کو اس قسم کی تحریکوں سے باز رہنے کے لئے کہا اور تردد کے بعد لیکن شیخ صاحب جب اپنی سرگرمی سے باز نہ آئے تو آپ کو ٹرانسفر تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس پر آپ نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور عوام کو ان کے حقوق کا احساس دلا کر متحد کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اسی اثناء میں مہاراجہ کشمیر کو مظلوم عوام کی شکایت پر مشتمل ایک یادداشت پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں خانقاہ معلّٰی میں شیخ صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ شیخ صاحب کی زندگی میں ایک موثر ثابت ہوا کیونکہ یہ جلسہ ریاست کشمیر میں اپنی نوعیت کا پہلا جلسہ تھا اس جلسے کے آخر میں عبد القدیر نامی ایک شخص نے جو امروہہ کے باشندہ تھے بڑی جوشیلی تقریر کی جس کی پاداش میں انہیں گرفتار کر لیا گیا اگلے روز یعنی ۱۳ ر جولائی ۱۹۳۱ء کو پولیس نے عوام پر اس وقت گولیاں چلائیں جب شیخ محمد عبد اللہ صاحب عبد القدیر خان صاحب کو انصاف دلانے کی اپیل کرنے کے لئے ہری پربت سنٹرل جیل سرینگر میں آئے تھے۔ دوسرے دن حکومت نے شیخ صاحب کو بھی حراست میں لے لیا اور ۱۷ دن کے بعد ان کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ ۱۴ ر جولائی ۱۹۳۱ء کو آپ کی پہلی گرفتاری ہوئی اس کے بعد ۲۴ ر دسمبر ۱۹۳۱ء کو دوسری گرفتاری ۲۳ ر جنوری ۱۹۳۲ء کو تیسری گرفتاری ۱۹۳۲ء میں شیخ صاحب کی صدارت میں سرینگر میں مسلم کانفرنس کا پہلا سالانہ اجلاس منعقد ہوا ۲۱ ر مئی ۱۹۳۳ء کو آپ کی چوتھی گرفتاری ہوئی ۱۹۳۳ء میں آپ کی شادی بیگم اکبر جہاں سے ہوئی ۱۹۳۴ء میں آپ لاہور میں تھے جب مہاراجہ کشمیر نے آپ کے داخلہ کشمیر پر پابندی عائد کر دی ۱۹۳۴ء میں مہاراجہ کشمیر نے پہلی بار اسمبلی کے قیام کا اعلان کیا اور آپ کے داخلہ کشمیر پر پابندی ختم کر دی اور آپ واپس کشمیر آ گئے آپ نے حصول آزادی سے پہلے اور بعد میں ۹ مرتبہ جیل کاٹی آپ بھارت کے صف اوّل کے لیڈروں میں سے تھے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی آپ کے اچھے تعلقات تھے۔ ماہ جون ۱۹۸۲ء میں جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات پر جماعت نے اپنا چوتھا خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو منتخب کیا تو آپ نے اس پر مبارکبادی کا تار بھیجا کہ جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی ہے۔

انہی ایام میں آپ پر دل کا شدید حملہ ہو چکا تھا جب آپ کی صحت قدرے بحال ہوئی تو جماعت احمدیہ کا وفد آپ سے ملا اس وفد میں خاکسار بھی شامل تھا آپ نے اس ملاقات کے دوران پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور دیگر بزرگوں کا ذکر اچھے رنگ میں کیا جنہوں نے تحریک حریت کے آغاز میں راہنمائی کی تھی اور جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو سلام خصوصی دیتے ہوئے دعا کے لئے کہا تھا اس ملاقات کے وقت میں نے محسوس کیا تھا کہ شیخ صاحب بہت کمزور ہو چکے تھے اور آپ کے پاؤں کافی متورم تھے آپ کی وفات سے کشمیر میں بالخصوص ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلاء کو پر کرے اور ان کے بیٹے ڈاکٹر فاروق عبد اللہ صاحب کو اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار:
بشیر احمد زاہدی قادیان

خطبہ جمعہ .... بقیہ صفحہ ۶

بقیہ صفحہ ۶

"ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارت نزول سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔"
(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اللہ کی نظر میں ہم اس جماعت میں شامل ہوں جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے پیوند ہے۔"

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"ابھی چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سلسلہ کے بعض اور تمام سفر کا جس بابرکت سفر پر روانہ ہونے والے ہیں جس میں ہمیں اور کاموں کے علاوہ اوّل طور پر

مسجد سپین کا افتتاح کرنا ہے

دوسرے احمدی احباب بھی سب دنیا سے وہاں بکثرت اکٹھے ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ مئی ہم جانے سے پہلے یہ میرا آخری خطبہ ہے یہاں اس وقت میں صرف دو باتیں نصیحت کرنا ہوں ایک تو بکثرت دعاؤں کے ذریعہ اس تقریب میں شامل رہیں جگہ کا فاصلہ خدا کی نگاہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا وہ تمام احمدی مرد ہوں یا عورتیں بچے ہوں یا بڑے وہ سارے اللہ کی نگاہ میں اس تقریب میں شامل ہوں گے جو پورے خلوص اور درد کے ساتھ دعائیں کر رہے ہوں گے کہ اے خدا! اس تقریب کو ہر پہلو سے بابرکت بنا دوسرے یہ کہوں گا کہ میری عدم موجودگی میں اپنے عفو اور مغفرت اور بھائی چارے کے معیار کو اور بھی زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں اللہ گواہ ہے کہ میرا دل ربوہ میں اٹکا رہے گا مرکز کی جماعت کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے اور اس کے ساتھ جو پیار کا تعلق ہوتا ہے ویسے ساری جماعت سے ہے مگر مرکز کی جماعت کے ساتھ پیار کا تعلق ایک حیثیت رکھتا ہے اس لئے یہ فکر رہے گی خدا نہ کرے کہ وہ پریشانی میں تبدیل ہو کہ آپ لوگ کہیں آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ نہ جائیں۔ بلاوجہ اختلافات میں مبتلا ہو کر میرے لئے دکھ کا موجب نہ بنیں اپنے بھائیوں کے لئے دکھ کا موجب نہ بنیں۔ ایس زبان سے قول سے فعل سے کوئی ایسی بات نہ کہیں جو کسی کو دکھ پہنچانے کا موجب بنے استغفار سے کام لیتے رہیں۔ محبت کو پھیلائیں اور اسی کی اشاعت کریں اللہ تعالیٰ محبت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ خدا کرے ہمیں اس کی توفیق عطا ہو آمین۔"

"السلام علیکم و خدا حافظ۔"

(منقول از روزنامہ الفضل مورخہ ۲۸ ر اگست ۱۹۸۲ء)

آخری قسط

چودھویں صدی کی اہمیت اور پندرھویں صدی کی خصوصیت

تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان بموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

جلالی نبیوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی سُنت یہ ہے کہ وہ بجلی کی سی چمک اور گرج کے ساتھ آتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے دُنیا پر چھا جاتے ہیں کیونکہ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اپنی محدود زندگی کے اندر اندر اپنی لائی ہوئی شریعت کو قائم و جاری کریں مگر جمالی مصلح ایک نرم اور نازک کونپل کی طرح نکلتے ہیں جو آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور درجہ بدرجہ کونپل سے پودا اور پودے سے بڑا اور بڑے سے ایک عظیم الشان درخت بن جاتی ہے۔

چنانچہ اس کی مثال قرآن مجید اللہ فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ... ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ ۖ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ

(سورۃ الفتح ع ۴)

"یعنی محمد رسول اللہ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ اپنی جلالی شان میں کفار کے خلاف تو ایک پتھر کی طرح ہیں جو جس پر گرتا ہے اُسے توڑ کر رکھ دیتا ہے مگر آپس میں وہ بہت رحم دل اور مہربان ہیں ان کی یہ مثال تورات کے بیان کے مطابق ہے ..... لیکن انجیل کی تمثیل ایک کونپل کی طرح ہے جو اپنی نرم نرم پتیاں نکالتی ہے اور پھر وہ آہستہ آہستہ مضبوط ہونا شروع ہوتی ہے اور درجہ بدرجہ موٹی ہوتی جاتی ہے اور پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو کر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے اس کا یہ نشوونما اس کے کاشت کرنے والوں کا دل لبھاتا ہے مگر دشمن اس پر دانت پیستے ہیں"۔

اس لطیف قرآنی آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں کا عجیب و غریب نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پہلی بعثت جو آپ کی ذات والا صفات کے ذریعہ ہوئی وہ صاحب تورات کی طرح جلالی بعثت تھی جبکہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ والا نظارہ پیش کیا گیا اور مسلمانوں کی جہادی یلغار نے آن کی آن میں مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا اور ہمارے آقا کے نام لیوا دیکھتے دیکھتے دنیا پر چھا گئے اس کے مقابل پر دوسری بعثت جو وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے قرآنی وعدہ کے مطابق آپ کے ایک بروز کے ذریعہ آخری زمانہ میں مقدر تھی وہ جمالی بعثت تھی جو صاحب انجیل کی طرح جمالی رنگ میں ایک آہستہ آہستہ بڑھنے والی کونپل کی طرح ظاہر ہوئی اس کونپل اور اس کی دھیمی دھیمی مگر یقینی ترقی کو دیکھ کر خدائی کاشتکار تو خوش ہیں مگر منکرین اس پر دانت پیس رہے ہیں کہ کہیں یہ چھوٹی سی کونپل بعد میں ایک مضبوط درخت بن کر ہم پر نہ چھا جائے اور ضمناً یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ یہ نیچر کا ایک عام قانون ہے کہ جو چیز آہستہ آہستہ بڑھتی ہے وہ عمر بھی لمبی پاتی ہے۔ پس اسلام کی ترقی کا دوسرا دور خدا کے فضل سے بہت لمبا بلکہ دائمی ہوگا۔

پس جہاں جلالی سلسلوں کے متعلق خدا کی سُنت یہ ہے کہ وہ چمکنے اور گرجنے ہوئے آتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ساری فضا پر چھا جاتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا وہاں جمالی سلسلوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی سُنت یہ ہے کہ وہ آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور کافی وقت لے کر اپنے کمال کو پہنچتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے سلسلہ میں ہوا اور ایسا ہی احمدیت میں بھی ہو رہا ہے پس آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برق رفتار ترقی پر حضرت مسیح موعود بانی احمدیت اور آپ کی جماعت کا قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ دونوں کا طریق اور مسلک جُداجُدا ہے۔ البتہ احمدیت کی ترقی کے متعلق مسیحیت کی رفتار ترقی سے ضرور قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں سلسلے جمالی ہیں جن کے لئے الٰہی سُنت کے مطابق آہستہ آہستہ ترقی مقدر ہے۔ چنانچہ دیکھ لو کہ مسیحیت شروع میں تین سو سال تک کیسی جانگداز ابتلاؤں اور خطرناک ابتلاؤں میں سے گزری حتیٰ کہ ابتدائی صدیوں میں حضرت مسیح کے ماننے والوں کو زمین کے تاریک غاروں میں چھپ کر اور ہر دوسری قسم کے مظالم کا نشانہ بن کر وقت گزارنا پڑا لیکن جب یہی کمزور سی کونپل بڑھنے پر آئی اور مسیحیت کی ترقی کا زمانہ آیا تو یہی قوم جس کے بزرگ دوسرے لوگوں کے پاؤں تلے روندے جاتے تھے ہفت اقلیم کے بادشاہ اور دُنیا بھر کے لیڈر بن گئے کیا یہ ترقی مسیح ناصری کے وقت میں یا ان کی قوم کے ابتدائی تین سالوں میں کسی ظاہر بین انسان کے تصور میں آ سکتی تھی۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں پس اے بھائیو! اور بزرگو!! احمدیت کی آخری ترقی اور غلبہ کے بارہ میں کسی قسم کا شبہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خدا تعالیٰ ہمیں مسیح ناصری کی قوم کے مقابلہ پر بہت جلد ترقی دے رہا ہے۔ احمدیت کے قیام پر ابھی ایک صدی پوری نہیں ہوئی کہ اس جماعت کی شاخیں دُنیا کے بیشتر ممالک میں پھیل چکی ہیں اور انگلستان۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ شمالی و جنوبی امریکہ۔ کینیڈا۔ نائیجیریا۔ گھانا۔ مغربی و مشرقی افریقہ۔ ماریشس۔ اسرائیل۔ شام۔ لبنان۔ مصر۔ سعودی عرب۔ عدن۔ عراق۔ ہندوستان۔ سیلون۔ ملیشیا۔ جاوا سماٹرا۔ بورنیو۔ انڈونیشیا۔ جاپان۔ چین اور فلپائن وغیرہ میں احمدیت کے مناد اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشاۃ ثانیہ کے استحکامات کے لئے دن رات کام پر لگے ہوئے ہیں اور ان اسلامی شعبوں کے نفوذ سے تثلیث اور شرک کی طاقتیں ہلاک ہو رہی ہیں۔

جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا قائم کردہ سلسلہ دُنیا میں پھیل جائے گا وہاں آپ کے بعد خلفائے کرام نے بھی اس کا اعلان فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ کے آخری دن جو ۲۹ دسمبر کو منعقد ہوا پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ایک پُرشوکت ... فرمائی آپ کی تقریر چار گھنٹے تک جاری رہی آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں وضاحت سے بتایا کہ پیشگوئی میرے وجود پر پوری ہو چکی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو میرے وجود پر پُورا کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے اور محمد رسول اللہ خدا تعالیٰ کے سچے رسُول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں آپ نے فرمایا اس پیشگوئی کے ان الفاظ کے مطابق کہ

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے علم قرآن بخشا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ پر دُنیا کے تمام ادیان باطلہ کو شکست دے دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی جلالی رنگ میں فرمایا

"دُنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے عیسائی بادشاہ اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے دنیا کی تمام مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ پر ناکام رہیں گی اور خدا میری دُعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت قائم کرے گا اور اس وقت تک دُنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دُنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے"۔

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے یہ سچائی نہیں

نیچے گی۔ بہنیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ مسیحیت دنیا سے مغلوب ہو کر رہے گی اور دنیا میں چاروں واف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دے گا۔ انشاء اللہ۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم ۲۸)

ہمارے محبوب امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"چودھویں صدی اسلام کی کمزوری کی صدی تھی اس صدی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا اور اسلام کے غلبہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اب پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے یہ غلبہ امام مہدی علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا اس پندرھویں صدی میں امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کی کوششوں کے نتیجہ میں دنیا توحید پر قائم ہو جائے گی اور دنیا کے اکثر باشندے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر اُمتِ واحدہ بن جائیں گے اس صدی میں مسلمان اپنی لڑائیاں اور جھگڑے ختم کر کے بنیان مرصوص بن جائیں گے اُمتِ مسلمہ میں تکفیر بازی ختم ہو جائے گی اور تمام فرقے اپنے خیالات کو چھوڑ کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اسلام کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور ساری دنیا کو منور کر دے گا۔ انشاء اللہ۔"

(بحوالہ اخبار الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۸۱ء)

یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ پندرھویں صدی کی آمد پر خوشی اور جشن منا رہی ہے اور یہی پندرھویں صدی کی خصوصیت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد اپنے وعدوں کو پورا فرمائے تاکہ اسلام کے غلبہ کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اعلاناتِ نکاح

(۱)۔ مورخہ ۹/۹/۸۲ بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیزم منیر الدین ناصر سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ حسنیٰ صادقہ بنت مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش کے ساتھ مبلغ تین ہزار پانچسو روپیہ حق مہر کے عوض پڑھایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں اور مبلغ پانچ روپے اعانتِ دیگر مد میں ادا کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار (چوہدری) دین محمد ننگلی درویش قادیان۔

(۲) مورخہ ۶/۹/۸۲ کو بوقت ۵ بجے شام خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ سیدہ امۃ البصیر سلمہا بنت مکرم سید بشیر احمد صاحب مرحوم ساکن کوسمبی کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم سراج الدین خان صاحب ابن مکرم محی الدین خان صاحب ساکن کوسمبی سے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے کوسمبی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔ آمین۔

خاکسار:۔ سید نسیم احمد آف سونگڑہ مقیم کلکتہ

ولادت

(۱)۔ مورخہ ۲۶/۸/۸۲ کو اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم بشارت احمد صاحب حیدر کارکن دفتر تحریک جدید کے ہاں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم فیض احمد صاحب شحنہ ساکن یادگیر کی پہلی پوتی اور محترم حضرت عبد الکریم صاحب حیدر آبادی رضی اللہ عنہ (نشان حضرت مسیح موعودؑ) کی پڑپوتی ہے۔ احباب و بزرگانِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین (خاکسار:۔ محمد کریم الدین شاہد قادیان)

(۲) مکرم منیر احمد صاحب میشہ واڑ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲/۹/۸۲ کو پہلی بچی عطا کی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "طیبہ" تجویز فرمایا ہے۔ مکرم منیر احمد صاحب نے اس موقعہ پر دس روپیہ اعانت بدر میں دئیے ہیں موصوف کی دینی و دنیاوی ترقیات اور نومولودہ کے نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ سرینگر)

درخواستہائے دعا

◉ مکرم ڈاکٹر سید شہاب احمد صاحب مقیم کینیڈا ملازمت سے ناجائز طور پر برطرف کرنے جانے کی وجہ سے از حد پریشان ہیں موصوف کی پریشانیوں کے ازالہ اور ملازمت کی باعزت بحالی کے لئے ◉ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما (سیرالیون) افراد جماعت کی دینی و دنیوی ترقیات اور مساعی جمیلہ کے بارآور ہونے کے لئے ◉ مکرم پی پی عبد الرحیم صاحب کالیکٹ کی بڑی بیٹی محترمہ نصرت جہاں صاحبہ کے ہاں بفضلہ تعالیٰ عرصہ قریباً چار ماہ قبل بیٹا اور دوسری بیٹی محترمہ شوکت جہاں صاحبہ کے ہاں بتاریخ ۲۳/۸/۸۲ بچی تولد ہوئی ہے موصوف اپنی بیٹیوں کی صحت و عافیت، دامادوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور نومولودین کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے ◉ مکرم پی۔ وی احمد کویا صاحب کالیکٹ (جرنلسٹ) بابرکت ملازمت کے حصول کے لئے ◉ مکرم کلیمنی جلال الدین صاحب کالیکٹ اپنا ذاتی اخبار جاری کرنے والے ہیں اس کے کامیاب اور سود مند ہونے کے لئے ◉ مکرم بی احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڈی کی جواں سال شادی شدہ بیٹی بچپن سے ہی پولیو کا شکار ہیں اب گر کر چوٹ لگ جانے کی وجہ سے عزیزہ کی ایک ران کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے جس پر پلاسٹر کیا گیا ہے عزیزہ موصوفہ مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ◉ مکرم محمد عبد الکریم صاحب چنتہ کنٹہ مبلغ ۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ◉ مکرم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ ڈمال (آندھرا) مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی جماعت کے تمام افراد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ◉ مکرم محمد شفیع صاحب وانی آف ناز کپورہ نے مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے ایک عدد جائے نماز بطور عطیہ دی ہے موصوف اپنے لئے اور اپنے بیٹے کے میڈیکل کالج میں داخلہ کے لئے ◉ محترمہ نسیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب سرینگر اپنے بچوں عزیزان عرفان احمد، عمران احمد اور عثمان احمد کی تعلیمی ترقیات کے لئے ◉ جملہ احمدیہ کشمیر کے تمام طلباء کی اپنے اپنے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ◉ مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور ایک عرصہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ◉ مکرم عادل رشید صاحب خانپور ملکی ایک بس کے ایک حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہوئے ہیں موصوف کی کامل صحت و شفایابی اور ہر قسم کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ◉ محترمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ حیدرآباد اپنی اور محترمہ عالیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید جعفر حسین صاحب دکنی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے، اپنے دونوں دامادوں کو مستقل اور بہتر روزگار میسر ہونے اور بیٹوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ◉ عزیزہ امۃ الرشید نرگس سلمہا نے جموں اینڈ کشمیر بورڈ آف ایجوکیشن کے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ تیس روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔ عزیزہ کی آئندہ تعلیمی میدان میں اس سے بڑھ کر ترقیات اور نمایاں کامیابیوں کے لئے ◉ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم نور الدین الہ دین صاحب سکندرآباد میں مبلغ ۲۰/- روپے مد اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز ابراہیم محی الدین سلمہٗ کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ◉ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب حیدرآباد اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ◉ مکرم محمد عنایت اللہ صاحب چندہ پور (آندھرا) اپنے بیٹے عزیز محمد حمید اللہ سلمہٗ کے نئے کاروبار کے بابرکت ہونے اور عزیزان محمد ظفر اللہ و محمد کلیم اللہ کی تعلیمی ترقیات کے لئے ◉ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوڈوا مختلف مدات میں مبلغ ۱۵/- روپیہ ادا کر کے اپنی بڑی والدہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی نیز بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ کی تعلیمی ترقیات اور بہتر مستقبل ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دعا صحت کیلئے درخواست۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ... کو گرنے سے کہنی میں چوٹ لگ گئی ہے ... احمد صاحب درویش کو ضیق النفس قلب کی تکلیف ہے مکرم ... صحت کے لئے اور ابراہیم صاحب نائب درویش کے لڑکے کی چوٹ لگنے سے پنڈلی کی ہڈی ... مکمل صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (ادارہ)

فارم اصل آمد پر کر کے جلد دفتر ہذا کو واپس بھجوائیں

دفتر ہذا کی طرف سے تمام ایسے موصی صاحبان جو حصہ آمد کی ادائیگی کرتے ہیں ان کی گزشتہ مالی سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں اور ان میں سے بہت سے احباب کی طرف سے فارم پر ہو کر واپس دفتر ہذا کو مل گئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دفتر ہذا کی طرف سے اب ان کو سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے مگر ابھی ایک خاصی تعداد ایسے موصی احباب کی ہے جنہوں نے فارم اصل آمد پُر کر کے ابھی تک واپس نہیں کیا جس کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل ہیں۔ ایسے موصی احباب کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں قاعدہ ۸۲ کے الفاظ ان کی اطلاع و توجہ کے لئے درج ذیل ہیں:

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہو گا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہو گا جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدہ دار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے ضروری گزارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں تا موصی حضرات میں سے کوئی ایسا نہ ہو جو امسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ: حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا کارڈ پر اپنی ہر قسم کی آمد سالانہ درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دے کیونکہ ممکن ہے کہ ان کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔ اپنا ایڈریس صاف صاف نوٹ کیا جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تحریکِ جدید کے سالِ رواں کا اختتام

تحریکِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ اکتوبر ۸۲ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال اور سیکرٹریانِ تحریک جدید سے التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ چندہ تحریک جدید کا حساب آپ کی جماعتوں کا بے باق ہو جائے اور اس طرف بھی توجہ فرمائیں کہ سالِ رواں کے وعدہ جات بھی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ایسی جماعتوں سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک اپنا بجٹ تیار کر کے مرکز کو ارسال نہیں کیا وہ فوری طور پر بجٹ ارسال کریں اور وصولی کا جائزہ لیں نیز آئندہ سال کے بجٹ کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

لیس میں اُمید کرتا ہوں کہ جماعتیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۵؍۱۶؍۱۷؍ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار

جملہ قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۵؍۱۶؍۱۷؍ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو گا۔ جملہ قائدینِ مجالس کم از کم ایک یا ایک سے زائد نمائندگان بھجوائے جانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی اور احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء میں جوبلی فنڈ کے عظیم الشان منصوبہ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کے سامنے ایک روحانی پروگرام پیش کرنے کے علاوہ احباب جماعت کے لئے مالی قربانیوں کا بھی ایک پروگرام پیش کیا تھا چنانچہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احباب جماعت نے بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے وعدہ جات بھجوائے تھے جو نظارت ہذا میں ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ دنیا کے افق پر غلبۂ اسلام کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں احباب جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں اور جوبلی فنڈ میں لکھے گئے اپنے وعدہ جات کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قربانیاں آپ نے دینی ہیں آسمان کے فرشتوں نے اُتر کر یہ کام نہیں کرنا اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا ہے لیکن اگر یہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو اپنی جانیں قربان کر دینی چاہئیں اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں"۔ (بدر ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

حضورؒ کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں لہذا احباب کو چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان تحریک کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے وعدہ جات کی بالاقساط ادائیگی کر کے فلاحِ دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احمدیت اور غلبۂ اسلام کی خاطر زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

تاریخہائے انعقاد ۱۲، ۱۳، ۱۴؍ اکتوبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

جیسا کہ اخبار بدر کے ذریعہ اور چٹھیوں کے ذریعہ اگست میں جملہ زعماء کرام اور ناظمین اعلیٰ کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ اس سال مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا سالانہ اجتماع ۱۲، ۱۳، ۱۴؍ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہو گا۔ سالانہ اجتماع میں زعماء کرام اور ناظمین اعلیٰ زیادہ سے زیادہ انصار اللہ کو شمولیت کے لئے بھجوائیں۔ کم از کم ایک نمائندہ تو ہر مجلس سے ضرور سالانہ اجتماع میں شریک ہونا چاہیئے نیز سالانہ اجتماع کا چندہ بھی جلد مرکز بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ سالانہ اجتماع کے لئے ضروری سامان خریدا جائے۔

ہندوستان کی مجالس سے جو انصار اور نمائندے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے ہوں ان کے اسماء سے بھی جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں سالانہ اجتماع کی تاریخوں (۱۸، ۱۹، ۲۰؍ اکتوبر) کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ سو الحمد للہ حضرت موصوفہ کی طرف سے ان تاریخوں کی منظوری آ گئی ہے اس لئے تمام لجنات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان تاریخوں میں اپنے اپنے مقامی اجتماع منعقد کر کے رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳...۰۰۷

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700012.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی ہوں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

آٹو ٹریڈرز

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز { 23-5222
23-1652

۱۶- مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث رح)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۳۴۷۱۷

ارشاد نبوی ﷺ

"لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ" (ابوداؤد)

ترجمہ:- وہ شخص خدا کا بھی شکر گزار نہیں جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو!!

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم:-

"کوئی مال صدقہ دینے سے کم نہیں ہوتا" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:-

"اگر چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے لئے ہلاکت کا موجب نہ ہو تو اسے راہِ خدا میں خرچ کرو" (ملفوظات جلد ششم)

پیش کش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ہمالین موٹرس

۳۴ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
No. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE - 2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ ترش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

حیدرآباد میں

فون - ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۳)

فون نمبر ۲۹۱۶۴　　　ٹیلیگرام :- سٹار ایون

سٹار یونائیٹڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشنڈ لون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴/۳۰/۲/۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA -15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نبر ربر پلاسٹک کینوس کے جوتے!!